بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

گر ایجہان متنفر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۲

سلسلہ الجدید جلد ۲

۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گویم باتو گرآئی چہاد رقادیان مبین | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مبینی شفا بینی غرض دارالامان مبین

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ سے

معاونین درجہ اول جنکو ہمیشہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے حساب مابعد لیجاویگی

نمونے کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کریں ۔ بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے ۔

لوکل ۔ ۔ عا افریقہ ۔ ۔ صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت ماست
معجزات و ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفے مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شد
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں را حق لعنت است
منکران معدود نعمت ند نیست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ دوم ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ اخبار قادیان ۔ چراغدین اور عیسائی صاحبان
صفحہ ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ رپورٹ جلسہ احمدیہ رجوعہ ۔ اصحٰب السفینہ
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ اخبار وطن اور انبیاء پر اعتراضات
صفحہ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ بلاد اسلامی ۔ نظرے عبرت اثرے
صفحہ ۱۲ و ۱۳ بدر خواتین ۔ ایک بریلوی مولوی صاحب ۔ بقایا داران توجہ فرماوین
صفحہ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدرِ مسیح

۲۵ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء اور اُس سے ماقبل دو چار روز کے الہامات یہ ہین ۔

(۱) دیکھ مین آسمان سے تیرے لئے برساؤنگا اور زمین سے نکالونگا پر وہ جو تیرے مخالف ہین پکڑے جائینگے *

(۲) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے ۔

(۳) وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ

ترجمہ ۔ ہر ایک چغل خور عیب گیر پر سخت لعنت ہے ،

(۴) ۔ ساکرمک اکراماً عجباً ۔ والقی به الرعب العظیم ۔

ترجمہ ۔ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دونگا اور اس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا ۔

۵ ۔ یاتون من کل فج عمیق ۔ یاتیک من کل فج عمیق ۔

ترجمہ ۔ لوگ دور دراز سے تیرے پاس آئیں گے اور دور دور سے ہدیے آئیں گے ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین ۔

۱۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء کو بعد از نماز عصر نئے مہمان خانہ کے اوپر مولوی غلام محمد صاحب سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج قادیان کا نکاح محمد شادی خان صاحب کی لڑکی (مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی بیوہ) کے ساتھ ہوا ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا اور حضرت اقدس مسیح موعود بھی جلسہ نکاح مین تشریف رکھتے تھے ۔ مبلغ صمار مہر مقرر ہوا ۔ اختتام نکاح پر حضرت نے بمعہ جماعت دعا کی اور اسی وقت بارش بھی شروع ہو گئی جس پر حضور نے فرمایا کہ یہ ایک مبارک فال ہے کہ نکاح کے وقت آسمان سے رحمت الٰہی کا نزول ہوا ۔

اس ہفتہ میں مولوی فضلدین صاحب لاہور سے چودہری حاکم علی صاحب بہلواں سے بابو نعمت خان صاحب و بابو یعقوب خان صاحب جہلم سے حکیم محمد یٰسین صاحب میانمیر سے و دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

ہر روز رحمت الٰہی بصورت باران نازل ہوتی ہے ۔ زمینین خوب سیراب ہو گئی ہین اور جوہڑ پُر ہو رہے ہین ۔

چراغ دین اور عیسائی صاحبان

اخبار نور افشان مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء مین پادری یعقوب مسیح صاحب نے ایک محضر نامہ شائع کیا ہے جس مین چند مسلمانوں کے دستخط ہین جو اس امر کی تصدیق کرتے ہین کہ چراغدین کی بیوی بدچلن نہین ہے اور وہ طاعون سے نہین مرا اور اس کی دونوں بیٹیاں زندہ ہیں اور کہ یہ خبرین اخبار بدر مین غلط شائع ہوئی تھین ۔ ہمین ان تفصیلی امور کے ساتھ کوئی خاص دلچسپی نہین ۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے ہمارا اصل سوال پھر بھی قائم ہے کہ اسکی موت ایک نامرادی کی موت تھی یہانتک کہ جس کتاب پر بڑا ناز کیا جاتا ہے کہ اس نے بڑی اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی ہے اس کا ایک ورق بھی نہ چھپا تھا کہ اس کو موت نے آگھیرا ۔ اب اس کے بعد بھی بظاہر کوئی امید نہ

* یہ فقرہ کہ پکڑے جائیں گے اس سے مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں کے سامنے ملزم اور لاجواب و ساکت ہو جائینگے ۔

(رپورٹ جلسہ احمدیہ گجرات)

بمقام (موجوعہ)

موجوعہ تحصیل پھالیہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے مرحوم احمدی ہمارے آقا مسیح و مہدی علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے زندہ ثبوت ہیں۔ کیونکہ ایک وقت تمام دنیا کے عیوب سارے جہان کی خرابیاں ان کے فخر کا موجب تھیں۔ اور پھر جب توفیق الٰہی رفیق ہوئی۔ تو یمشون علے الارض ھونا والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما کے مصداق بنے۔ حتیٰ کہ مخالفین نے بھی تسلیم کر لیا کہ واقعی ان کا مرشد بڑا زبردست مزکی ہے جس نے انہیں ایسا نیک دل متقی انسان بنا دیا انہی کے اولاد اور بھائی بندوں میں سے اب بھی بہت سے آدمی وہاں ہیں جو ہنوز کسی مہتمم کے محتاج ہونے کی وجہ سے سست پڑ گئے تھے۔ مگر انہیں رتھل اور سہیلوں کے جلسے نے جناب سیت ماب کی نیم شبی دعاؤں کی برکت سے جگا دیا۔ اور وہ بھی اس بات کے خواستگار ہوئے کہ قرب وجوار کے بھائی ۱۳ اگست کو یہاں جمع ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تاریخ مقررہ پر رتھل۔ ہیلاں۔ مونگ۔ رسول۔ ٹنگھال۔ سعداللہ پور ہنگ۔ گولیکے۔ گورالی۔ وزیرآباد سے تمام یا بعض احباب باسوائے جماعت ڈنگہ (وجہ شمولیت نامعلوم) آ گئے۔

خطبہ میرے قدر دان مہربان حافظ غلام رسول صاحب نے پڑھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے (۱) تقوےٰ کی تعریف یہی نجات کا موجب ہے (۲) شرک و بدعت سے بچتے رہو۔ کسی گناہ کا کرنا بھی من وجہ شرک ہے (۳) غلبہ تعداد پر نہیں بلکہ ایمان و تقوےٰ پر موقوف ہے (۴) خدا کے دین کو یکرنگ ہو کر اختیار کرو۔ اپنے تمام کام شریعت کے مطابق کرو۔ رسم و رواج کی پروا نہیں چاہئے۔ دنیاوی عزت کی چنداں وقعت نہیں۔ عزت وہی ہے جو خدا کی طرف سے ہو (۵) عورتوں سے حسن معاشرت (۶) عملی نمونہ درست کرو۔ عشا کے وقت بھی ملک مولا بخش صاحب کی تحریک سے انکی ایک مختصر تقریر کے بعد اخلاق حسنہ پر وعظ کیا اور سمجھا بتلایا کہ ہمارے نبی سے کسی یہودی نے قبل از وقت مقررہ سختی سے قرض کا تقاضا کیا سخت سست بھی کہا مگر آپ نے حضرت عمرؓ کو روک دیا کہ آپ سزا نہ دیں (۲) طائف والوں نے پتھروں سے زخمی کیا۔ آپ نے ان کے لئے دعائے خیر کی (۳) مکہ والوں پر کامل غلبہ پا کر انہیں یوسفؑ کی طرح معاف کر دیا۔ اسی طرح ہمارے امام ہیں کہ اتنی مخلوق خدا ہر روز ہر روز آتی ہے آپ ہر ایک سے بخندہ پیشانی پیش آتے ہیں کئی لوگوں نے مقدمے کئے دنیتی سے جھوٹیاں گواہیاں دیں مگر آپ نے معاف کر دیا۔ شام سے پہلے بھی حافظ روشن علی صاحب مقیم قادیاں کی ایک تقریر بڑی ہی گئی آپ نے آسمان زمین۔ ہوا۔ کشتی وغیرہ سے خدا کی توحید اور اس کا رحمٰن و رحیم ہونا ثابت کیا اور توجہ دلائی کہ بعض اشیاء خدا نے اپنی صفت رحمانیت سے مہیا کر دی ہیں اب ان سے فائدہ اٹھانا انسان کے اپنے اختیار میں ہے جس سے اس ذات کے رحیم ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کوئی تین گھنٹے تک ہیمدان گجرات کجمج زبان۔ اکمل کی بھی ایک ٹوٹی پھوٹی تقریر ہوئی۔ بہت سا بیان باقی رہ گیا۔ جسقدر شرح خراشی کا موقع ملا۔ اس کا ایک حصہ تو مکمل طور سے بدر میں اصحٰب السفینہ کے عنوان سے درج ہے۔ ملاحظہ فرمایئے اور باقی کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس کشتی پر سوار ہونے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تقویٰ کا لباس پہن لو۔ ولباس التقوی ذالک خیر۔ ہاں اس تقوےٰ کا توشہ ساتھ لے چلو فان خیر الزاد التقوی۔ اس سفر کے لئے صراط مستقیم اختیار کرو۔ ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل۔ کچھ محصول بھی دینا چاہیئے یعنی چندہ جس کا موزون وقت یہی ہے ورنہ بعدازاں سونے کا پہاڑ اسوقت کی ایک مٹھی جو کے برابر نہ ہوگا۔ مگر خدا کو تمہارے چندوں کی ضرورت نہیں واللہ الغنی بلکہ تم ہی اس کے محتاج ہو وانتم الفقراء نہ دو گے تو یستبدل قوما غیرکم (وہ کوئی اور قوم پیدا کر لے گا۔ جو تم جیسے نہ ہوں گے۔ اس کشتی کے نوح کی معرفت کے لئے خدا نے دو گواہ آسمان و زمین دیئے ہیں خسوف کسوف ماہ رمضان کے ذریعے فلک نے شہادت دی کہ ھذا مھدی خلیفۃ اللہ اور طاعون و زلزلہ کے وسیلہ سے زمین پکار اٹھی۔ کہ آنیوالا آ چکا۔ سیدھے بال۔ گندم گوں رنگ (عیسےٰ ابن مریم کا حلیہ چھلے دار بال۔ سرخ رنگ حدیث میں آیا ہے) روشن پیشانی اونچی ناک۔ حلیہ فرما دیا تاکہ اس کشتیبان کو پہچاننے میں دقت نہ ہو۔ پھر حقیقی مومن بننے کی تاکید اور عرض کیا گیا کہ طوفان سے بچنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم میں کوئی "ظلم" کا مادہ نہ ہو شرک سب سے بڑھ کر ظلم ہے تم ایاک نستعین کے مطابق خدا ہی سے حاجات کے وقت امداد طلب کرو۔ مردوں سے استعانت نہ کرو۔ کہ وہ بھی تم سے بندے ہیں اور خود خدا کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے ترساں ہیں ہماری تکالیف کو دور نہیں کر سکتے اس مضمون کی بہت سی آیات پڑھی گئیں۔ تقریر کے بعد عشاء چندہ ہوا۔ جو دیہات کے اعتبار سے ایک معقول رقم ہے غرض جلسہ بڑی خوبی سے ختم ہوا اور ہم نے ایسے جلسوں کو اپنے حق میں بہت ہی مفید پایا۔ باہم تعارف سے محبت بڑھتی ہے اتحاد اور زیادہ مستحکم ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی آپس میں رشتے ناطے کرنے کی تحریک ہوتی ہے۔ صالحین جماعت کا نمونہ دیکھکر اپنی عملی حالت درست کرنیکا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ تبادلہ خیالات کے علاوہ چندے کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے۔ جلسوں کو غیر ضروری سمجھنے والے ان برکات پر غور کریں۔ رتھل میں ہم نے کلمہ گو مسلمانوں کی توحید کا حال دیکھا تھا کہ قبر پہ صف باندھ کر سجدہ کیا۔ یہاں ایک سنت ختنہ دو روز سے ادا ہو رہی تھی۔ بہت بیہودہ رسومات اور فضول خرچیوں میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں

عین راہ میں ایک قبر بنا کر راستہ روکا ہوا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا بذریعہ خواب کسی کو معلوم ہوا یہاں بزرگ کا مزار ہے ان توہمات و بدعات سے خدا کی پناہ۔

آئندہ جلسہ بمقام گورالی قریب کھالہ ریلوے سٹیشن ۲ ستمبر کو ہو گا

محمد ظہور الدین اکمل گولیکے ضلع گجرات

اصحٰب السفینہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا فَاَخَذَ ھُمُ الطُّوْفَانُ وَھُمْ ظَالِمُوْنَ۔ فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَۃِ وَجَعَلْنٰھَا اٰیَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

خدا تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے ہم نے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا۔ پس وہ نوسو پچاس سال انہیں رہا۔ پھر ان لوگوں کو طوفان نے آ لیا کیونکہ وہ حقوق اللہ و حقوق العباد میں نقصان کرنیوالے تھے عذاب کے وقت ہم نے نوح اور کشتی والوں کو نجات دی اور کشتی کو تمام جہانوں کے لئے نشان عظیم الشان بنایا:۔

یہ قصہ (واقعہ) تو تقریباً ہر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ نوح علیہ السلام کی تبلیغ جب انتہائے حد تک پہنچ گئی چنانچہ وہ خود بیان کرتے ہیں قال نوح رب انی دعوت قومی لیلا ونھارا فلم یزدھم

دعائی الا فرارا و انی کلما دعوتھم لتغفر لھم جعلوا اصابعھم فی اذانھم واستغشوا ثیابھم واصروا واستکبروا استکبارا۔ (اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو شب و روز دعوت کی۔ مگر جتنا میں نے بلایا اتنا ہی وہ پیچھے ہٹے اور جب میں نے دعوت کی کہ اللہ کیطرف رجوع کرو۔ تاکہ تو انہیں مغفرت کرے تو اپنے کانوں کو انگلیوں میں ڈالتے تاکہ آواز تک نہ سنیں اور کپڑے اوڑھ لیتے (گویا میری صورت دیکھنے کے روادار نہیں) اور اپنی گمراہی پر جمے رہے اور بڑے تکبر سے اکڑے رہے۔ اور جو کبھی ایک آدھ وعظ سنا بھی تو رقیق اعتراض کرنے لگتے۔ یا بیہودہ الزامات دینے لگتے۔ ما ھذا الا بشر مثلکم (تم جیسا ہی ایک بندہ ہے) یرید ان یتفضل علیکم (چاہتا ہے کہ تم سے برتر بن بیٹھے) لو شاء ربنا لانزل ملئکۃ (خدا چاہتا ہے تو کوئی فرشتہ بھیجدیتا) ما سمعنا بھذا فی اباءنا الاولین (ہم نے اپنے اگلے باپ دادا سے یہ باتیں نہیں سنیں) ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین۔ (اس شخص کو تو ایک خبط یا جنون ہوگیا ہے کہ دن رات ایک ہی ذکر ہے۔ اچھا کچھ مدت تک اس کا انتظار کرو۔ اسوقت حضرت نوح کی دعا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا (اے میرے رب اس سرزمین پر ایک کافر بھی نہ چھوڑ۔ کیونکہ یہ تو اب اس حد تک پہونچ گئے کہ دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے (باوجود اتنی نافرمانیوں کے ان پر عذاب نہیں آیا) اور انکی اولاد بھی بدکار اور کافر ہی پیدا ہوگی (کیونکہ والدین کا کوئی نیک نمونہ نہیں) قبول ہوئی اور طوفان آیا اور ایسا طوفان کہ کافروں کی جڑ بنیاد کاٹ دی۔

اب ہم نے اس آیت میں یہ تدبر کرنا ہے کہ کلام الٰہی میں یہ قصہ کیوں بیان ہوا۔ اور تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ما کنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھذا (یہ غیب کی باتیں ہیں (نوح کا قصہ) جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں نہ اسے تو جانتا تھا نہ تیری قوم اس سے پہلے کا اطلاق کیونکر ہوسکتا ہے۔ دوم طوفان تو ایک خاص احاطہ میں آیا نہ کل روئے زمین پر۔ کیونکہ عذاب کے مستحق وہی تھے جن پر نوح علیہ السلام کی تبلیغ ہورہی تھی۔ نہ کہ کل دنیا (وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا) تو پھر یہ کشتی آیۃ للعالمین کیونکر بن گئی۔

سنئے حضرات! ؎

خوشتر آں باشد کہ سرّ دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

نام تو نوح علیہ السلام کا ہے مگر دراصل یہ نبی کریم صلعم کی نسبت پیشگوئی اور تسلی ہے۔ کہ گھبرانے کی بات نہیں۔ نوح علیہ السلام نے تو ہزار برس تبلیغ کی اور اسی کے قریب مسلمان ہوئے پس دس سال سے کم عرصے میں اگر تھوڑے مسلمان ہوئے ہیں۔ تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ یہ رسول کا فرض نہیں کہ بہت سے مسلمان بنائے بلکہ اس کا فرض تو ما علی الرسول الا البلاغ وان علیک الا البلاغ کے مطابق صرف کلام الٰہی کا پہنچا دینا ہے ذرہ وہ مخالف بھی غور کریں جو کہا کرتے ہیں مرزا صاحب اگر مسیح موعود ہیں تو کتنے لوگوں کو مسلمان کیا؟ بہت جلد طوفان یعنی خون کا طوفان آیا چاہتا ہے جسمیں یہ کفار غرق ہوجائیں گے۔ اور ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نجات دیں گے بالخصوص ان مظلوم صحابیوں کو جو کفار مکہ کی ایذاؤں سے تنگ آکر کشتی کے ذریعہ ملک حبشہ میں چلے گئے ہیں۔ چنانچہ یہ پیشگوئی من وعن پوری ہوگئی کہ وہ اصحاب جو سمندر کے ذریعے ہجرت کرکے حبشہ میں چلے گئے تھے اور اسطرح اصحاب السفینہ سے بنے بخیر و عافیت واپس آگئے۔ پھر اس کے بعد یہ پیشگوئی ایک اور رنگ میں پوری ہونے والی تھی۔ جو اس زمانہ سے متعلق تھی۔ وہ اسطرح کہ آپ کو بتلایا گیا ایک ہزار برس آپکی امت میں بھی نوح کے زمانہ کیطرح فیج اعوج کا غلبہ رہیگا۔ مگر یہ ہزار تین سو برس کے بعد ہوگا کیونکہ حدیث میں ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔ یعنی تین صدیوں تک اچھا زمانہ رہیگا اس کے بعد فتنے اٹھیں گے۔ اور رفتہ رفتہ اسلام کا چہرہ چھپنے کے قریب ہوجائیگا۔ پس تیرہ سو برس تک ایسی حالت ہوجائیگی کہ (وھم ظالمون) کے پورے پورے مصداق ہوجائیں گے۔ ظالم کہتے ہیں اسے جو کسی کے حق میں کمی بیشی کرے اور تو موں نے تو جو کچھ کیا۔ کیا۔ اپنے ہی بھائیوں کو دیکھئے کہ خدا تعالےٰ کی صفات اور خاصوں سے ایک عاجز بشر (مریم کے بیٹے) کو موصوف کیا گیا ہے یہ کسقدر غضب کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ تو اپنی توحید کے بارے میں فرماتے ہے قل ھو اللہ احد۔ اعلان کردو کہ وہ اللہ ایک ہی ہے جو باعتبار اپنی ذات و صفات کے یگانہ ہے) اور یہ لوگ کہیں کہ نہیں عیسےٰ علیہ السلام اپنی ماں کا ایک ہی بیٹا تھا۔ اور اسمیں کئی ایک ایسی صفتیں یا نیچانی نہیں جو کسی اور میں نہیں پائی گئیں (۱) تائید روح القدس یعنی ہر وقت جبرائیل علیہ السلام کا آپ کے ساتھ رہنا (۲) خالق الطیور ہونا (۳) مردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) تقریباً دو ہزار برس سے بجسد العنصری دنیا کے تمام آدمیوں کے خلاف آسمان پر بیٹھنے والا (۵) ایک ایسا نبی جس کے ہاتھ تمام جہان کے لوگ مسلمان ہوجائیں گے (۶) لایزال ولایموت زمانہ کے اثر سے بالکل محفوظ ۳۳ برس کا آسمان پر گیا اور یہی عمر ہوگی جبکہ نازل ہوگا (۷) غیب کے جاننے والا۔ غرض اس قسم کی کئی باتیں انکے منسوب کی گئی ہیں جس سے لیس کمثلہ شیء کا گمان گذرتا ہے۔ پھر اپنی صفت میں فرماتا ہے اللہ الصمد اللہ کو کسی کی حاجت نہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام بھی بے محتاج ہیں کیونکہ تمام حاجات کی اصل طعام ہے اور وہ دو ہزار برس سے باوجود زندہ ہونے کے طعام سے مستغنی و منزہ ہے مگر یہ کیسا جھوٹ ہے خدا تعالےٰ خاص طور سے بیان فرماتا ہے کانا یاکلان الطعام (دونوں ماں بیٹا کھانا کھاتے) پھر فرمایا ما جعلنٰھم جسدا لا یاکلون الطعام (ہم نے ایسا وجود بخشا ہی نہیں کہ وہ کھانا نہ کھائیں) تیسری صفت بیان کی لم یلد ولم یولد۔ عیسےٰ علیہ السلام بھی بلا باپ پیدا ہوئے اور انکی اولاد بھی نہ کوئی تھی۔ ولم یکن لہ کفوا احد اس کا کوئی ثانی۔ کفو نہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام کا بھی کوئی بھائی بہن نہ تھا۔ اب ایک عیسائی تو ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو خوب گھیر سکتا ہے۔ لیکن ہم تو صاف کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس کا نمونہ دوسرے نبیوں میں موجود نہ ہو۔ اور کوئی ایسی صفت نہ رکھتے تھے۔ جو صرف انہی سے خاص ہو۔ روح القدس کی معیت تو ہر ایک نبی سے ہوتی ہے بلکہ مومنوں سے بھی جیسا کہ فرمایا ایدناھم بروح القدس (ان کو روح القدس سے تائید دی) مگر اس معیت سے یہ مراد نہیں کہ جبریل آسمان سے اتر کر ساتھ میں کیونکہ کوئی فرشتہ آسمان سے بذاتہ اتر کر نیچے نہیں آتا۔ بقولہ تعالیٰ وما منا الا لہ مقام معلوم ہم میں سے ہر ایک ایک مقام مقرر ہے آسمان میں جس سے ہٹتے نہیں۔ اور خالق الطیور محی الموتے ہونا ان مشہور معنوں کے ساتھ تو بالکل غلط ہے یہ اس لئے کہ قرآن مجید میں اختلاف ہیں لو کان من عند غیر اللہ

لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً جبکہ ایک جگہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہ خالق کل شئ (کیا انہوں نے خدا کی مانند کچھ پیدا کیا اور ان پر مخلوق مشتبہ ہوگئی کہ وہ اللہ ہی ہر شئے کا خالق ہے) پھر فرمایا اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکائکم من یفعل من ذٰلکم من شئ سبحٰنہ و تعالیٰ عما یشرکون (اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تمہیں رزق دیا پھر تم کو مارتا ہے پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے شریکوں (عیسےٰ ہو یا کوئی اور) میں سے کوئی ہے جو یہ کام کر سکتا ہے پاک ہے ان باتوں سے اپنے ثانی سے اور اس سے جسے شریک بناتے ہیں) پھر پڑھو انا نحن نحی الموتٰی۔ انہ ھو یحی الموتٰی۔ ربی الذی یحیی و یمیت (وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے) اور مردوں کے زندہ ہونے کے متعلق فرمایا۔ انھم لا یرجعون (وہ کبھی دنیا میں واپس نہیں آئیں گے) فیمسک التی قضٰی علیھا الموت (جس پر موت طاری ہو اسکی روح روک لیجاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ کوئی اللہ کے سوا خالق ہے نہ مردے زندہ کرنیوالا۔ اچھا تو پھر اخلق لکم من الطین کے کیا معنے ہوئے یہی کہ پرندے کا نمونہ بنانے اور اسمیں خارق عادت عقل سے کوئی انتظام ہوتا کہ ایک جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ جا پڑتا نہ جان پڑتی۔ نہ وہ ہوبہو پرندہ بنتا۔ دوم یہ معنے کہ میں مادہ پرست انسانوں کو جو روحانیت نہ ہونے کے سبب نری مٹی کے پتلے ہی تھے بلند پرواز انسان بناتا ہوں۔ اور احی الموتٰی کے معنے ایک تو یہ نہیں کہ سکتے جنکی نسبت عام نظر فتویٰ دیدے کہ مر چکا۔ یا قریب المرگ بیماروں کو انکی صحبت سے شفا ہو جاتی تھی۔ دوم مردہ دلوں کو زندہ کرتے اور یہ سب سے بھاری معجزہ ہے اور زندہ پر مردہ کا اطلاق قرآن شریف میں عام ہے۔ فرمایا۔ انک لا تسمع الموتٰی۔ وما انت بمسمع من فی القبور (تو ان کو نہیں سنا سکتا جو مردے ہیں قبروں میں) کفار سے خطاب ہے (۲) یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (اے مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو جب وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے)

ایسا ہی دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر ہونا آیات کلام الٰہی کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ حضرت عیسےٰ **ایک بشر رسول** تھے اور آدم کی اولاد سے جسکی نسبت ارشاد ہے فیھا تحیون وفیھا تموتون (تم اسی زمین میں ہی زندہ رہتے ہو اور اسی میں مرو گے)

ولکم فی الارض مستقر و متاع الٰی حین (تمہارے لئے زمین میں ہی جائے قرار اور موت تک اور ساز و سامان زندگی ہے) پس ان نصوص بینہ کے ہوتے ہم کیونکر ایسی بات کو تسلیم کریں جسکی قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کوئی اصل نہیں اور کیوں نہ متشابہات کو محکمات کی ماتحت کرلیں قطع نظر اس کے کہ بل رفعہ اللہ الیہ میں نسبت رفع اللہ کیطرف ہے جو آسمان پر ممکن نہیں۔ نیز سیاق سباق اس رفع کو رفع روحانی (جو بعد موت ہر کسی کو حاصل ہوتا ہے) سے مخصوص کر رہا ہے کیونکہ یہ ملعونیت کے الزام کے رد میں وارد و نازل ہوا ہے۔ علاوہ ازیں (او ترقٰی فی السماء) سوال کفار کے جواب میں سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً (میرا رب ایسی خلاف سنت جسمیں حکمت ایمان بالغیب زائل ہو جائے باتوں کے دکھانے سے پاک ہے) ایک سنت اللہ بیان کر رہا ہے کہ کوئی بشر نہ آسمان پر بجسد العنصری گیا نہ جائیگا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (اور اللہ کی سنت میں تو کبھی تبدیلی نہ پائیگا) اور تمام جہان کے لوگوں کا یکدم مسلمان ہو جانا خلاف ہے آیت و اغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الٰی یوم القیمۃ (اور ہم نے انمیں روز قیامت تک دشمنی اور بغض بھڑکا دیا) کے نیز اس آیت کے ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذٰلک خلقھم (اگر تیرا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی مذہب بنا دیتا۔ اور یہ سب ہمیشہ مختلف رہیں گے ہاں جسپر تیرا رب رحم کرے اس اختلاف سے نکال لے۔ اور اسی لئے ان کو پیدا کیا) اور بالجبر لا یقبل الا السیف والاسلام (یا تلوار یا اسلام) مسلمان کرنے کو رد کرتی ہیں کئی آیتیں از انجملہ لا اکراہ فی الدین۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کافر ہو جائے) افانت تکرہ الناس حتٰی یکونوا مومنین (کیا تو لوگوں کو مومن ہونے پر اکراہ کریگا) باقی رہا لا یبدل ولا یموت ہونا۔ اس عقیدہ کی تردید کرتی ہے یہ آیت ما جعلنا لبشر من قبلک الخلد (ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے بھی خلد ایک حالت پر رہنا نہیں بنایا) اور نیز لا تبدیل لخلق اللہ کے مطابق بشری خواص بشر رہنے تک منفک نہیں ہو سکتے۔ ساتویں خصوصیت غیب جاننے کی تھی جس آیت سے یہ مطلب سمجھا جاتا ہے اس کے معنے کرنے سے پہلے مفصلہ ذیل آیات پڑھ لینی چاہئیں

(۱) وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو (غیب کی کنجیاں (خزانے) اسی کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا) من یعلم الغیب فی السمٰوٰت والارض الا اللہ (اللہ کے سوا آسمان و زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا) اور رسول صلعم کو یہ کہنے کا ارشاد ہے لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہونچتی)(۲) لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ (میں غیب نہیں جانتا اور نہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں) پس ہم کیونکر تسلیم کرلیں کہ عیسےٰ علیہ السلام عام طور سے جو کچھ کوئی کھا کے آتا۔ یا گھر میں جمع کرتا آپ بتا دیتے اس سے تو یہ سمجھے کہ یہودیوں کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی۔ اور وہ تھے اکلون للسحت (حرام کھانے والے)۔ حرام مال جمع کرنیوالا۔ آپ نے اگر ان کو بتایا کہ تمام اموال جو خلاف شرع طریقوں سے حیلے بنا کر جمع کیا ہے اور کھا رہے ہو یہ ناجائز ہے پس یہی تھا کھانے اور خزانے کے متعلق ان کا خبر دینا۔ اور یہی نبی کے شان کے مطابق ہے۔ اس تمام تشریح سے واضح ہو چکا۔ کہ جو غیر معمولی صفتیں عیسےٰ بن مریم سے منسوب کرتے ہیں وہ بالکل خلاف واقعہ اور محض خداتعالیٰ کا ٹی ہیں۔ یہ بڑا صریح ظلم ہے کہ خدا کی صفتیں ایک عاجز بندے کو دیجائیں۔ اس ظلم کے طوفان ضلالت کے وقت ایک نوح (خدا کا سلام اور درود اسپر اور اسکی آل پر) مبعوث ہوا ہے اور اس نے ایک کشتی بنائی ہے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خداتعالےٰ کے حکم سے چنانچہ اس نے فرمایا اور یہ حکم براہین احمدیہ میں درج ہے واصنع الفلک باعیننا۔ چنانچہ اسی کے مطابق میرے آقا ہمارے امام نے ایک رسالہ "کشتی نوح" نام بھی لکھا جسمیں اس کشتی پر سوار ہونے کے شرائط درج ہیں۔ مبارک وہ جو اسمیں بیٹھ کر اپنے تئیں ہر طرح کے طوفانوں سے محفوظ کر لیتا ہے اس بات کے ثبوت کے لئے کہ واقعی اس کشتی پر سوار ہونے سے آدمی طوفان سے بچ جاتا ہے کئی واقعی گذر چکے ہیں۔ طاعون بھی ایک طوفان تھا اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اس سے دن دگنی رات چوگنی ترقی دے اللھم زد فزد۔ ۴ اپریل کا زلزلہ بھی اسی طوفان کی ایک شان تھا اس سے بھی تمام احمدی بحکم الہام لا یموت احد من رجالکم محفوظ رہے

اس کے علاوہ آتش فشاں پہاڑ اور آسمان اسے شعلے اور آگ برسا رہے ہیں۔ آگ بجھانے کے دن) ... طوفان سے ہم احمدی بفضلہ محفوظ رہے ہیں۔ بجالیکہ ... کوئی نامی گرامی شہر اس سے نہیں بچا۔ ابھی ایک اور بڑا طوفان باقی ہے جس کے لئے یہ کشتی پچھلے واقعات کی بنا پر پورا پورا امن اور دارالامان ہے۔ اور انہی خصوصیتوں کے سبب کشتی نوح کو اللہ تعالیٰ علیم و حکیم نے آیۃ للعالمین فرمایا کیونکہ اب رسل و رسائل کی سہولتوں کے سبب مامور من اللہ کی تبلیغ مشرق سے مغرب زمین کے اس سرے سے اس سرے تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے ایک عالمگیر طوفان آتا ہے اور اس سے پہلے بھی بلیات عالمگیری ہیں۔ اور کشتی ہاں صرف یہی کشتی ایسے طوفان سے بچنے کا ذریعہ ہے اور ان حالات پر نظر کر کے اس نوح کی کشتی کو جو کہ ایک ابتدائی محدود واقعہ تھا۔ آیۃ للعالمین کہا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اب سب بھائیوں کو اور اس عاجز کو اس کشتی پر سوار رہنے کی توفیق دے آمین یا رب العالمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

محمد ظہور الدین اکمل گولیکی ضلع گجرات

تمباکو نوشی

مسٹر فرینک موان آنریری سیکرٹری بائز اینٹی سگریٹ لیگ برمنگھم نے سگریٹ نوشی کی بابت ایک کافی ونشانی تحقیقات کی ہے اور اس کے متعلق بڑی واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ [illegible] کہ نسل پر سگریٹ نوشی کے باعث ایک ایسی بڑی بلا نازل ہونے والی ہے جو شراب نوشی کی بلا سے روز بروز بڑھتی ہوئی ہے مزید براں اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ نوجوانوں میں جو سگریٹ پینے کی عادت پھیلی ہوئی ہے وہ ایک بلائے عظیم ہے۔ وہ لڑکوں کا خون چوس رہی ہے اور قومی مردانگی کا ناس مار رہی ہے۔

جب مسٹر آسٹن چیمبرلین انگلستان میں وزیر خانہ کے منصب پر مامور تھے تو انہوں نے بیان کیا تھا کہ "سلطنت برطانیہ میں ایک آنہ والے پیکٹوں میں دس کروڑ سگریٹ [illegible] فروخت ہو جاتے [illegible] پیکٹ لڑکوں اور نوجوانوں کے [illegible] فروخت کئے جاتے ہیں۔ یہ دس [illegible] سگریٹ اصل میں زہر کی دس کروڑ [illegible] گولی نلیاں ہیں۔

برطانیہ میں سگریٹ نوشی میں یوگا فیوگا ترقی کر رہی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے برطانیہ میں تمباکو پی جاتی تھی اس کا اوسط ایک پونڈ فی کس سالانہ تھا لیکن آج کل کا اوسط اس سے کوئی دگنے سے زیادہ ہے۔ اس ملک میں ۰۰۰،۵۴۷،۶۷۸ پونڈ سالانہ کی تمباکو استعمال کی جاتی ہے اور کل روپیہ جو تمباکو کی نسوار (ہلاس) تمباکو اور سگریٹ پر خرچ کیا جاتا ہے تعداد میں ۲۵ کروڑ پونڈ ہے۔ یہ رقم اس رقم سے جو برطانیہ میں مختلف مشنوں کو قوم کی طرف سے دی جاتی ہے ۱۲ گنی ہے۔ گذشتہ دس سال میں سگریٹ نوشی ۱۵۰ فی صدی ترقی کر گئی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ لڑکے اور نوجوان سستے داموں کے سگریٹ جو دلربا پیکٹوں میں فروخت کئے جاتے ہیں کثرت سے پینے لگ گئے ہیں۔ جہاں کسی لڑکے کے ہاتھ ایک آنہ کا سکہ آیا۔ اس نے بے دریغ سگریٹ کا ایک پیکٹ خرید کر پینا شروع کر دیا۔ سگریٹ فروشوں کی دوکانوں کی تعداد بھی حیرت انگیز تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ ہر گلی کوچہ میں بہت سی دکانیں کھل گئیں اور کھلتی جاتی ہیں۔ برطانیہ میں مردوں کی نصف تعداد سگریٹ پیتی ہے۔ اور ہر تیس سگریٹ پینے والوں کے پیچھے سگریٹ کی ایک دوکان ہے۔ ابھی حال میں لندن میں ایک سگریٹ فروش کی دکان کا امتحان کیا گیا تو جتنے لوگ سگریٹ لینے آئے تھے انہیں آٹھ آدمیوں میں ایک مرد تھا اور سات لڑکے۔ یہ شوقین لوگ سر میال میکنزی کی جو امراض حلق کا ایک بے نظیر ماہر اور معالج تھا۔ اس رائے سے بالکل ناواقف تھے۔ کہ جتنی شکلوں میں تمباکو استعمال کیجاتی ہے ان میں حلق کے لئے سب سے زیادہ مضر سگریٹ نوشی ہے"۔

سگریٹ کا تمباکو لب سے ملتے ہی تر ہو جاتا ہے اور چونکہ جسم میں یہ سب سے زیادہ جاذب عضو ہے اس لئے تمباکو کا عرق ان میں جذب ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور بدہضمی اور طرح طرح کے دیگر امراض پیدا کرتا ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ تمباکو سے کوئی ۸۰ مرض جنمیں نابینائی بھی شامل ہے پیدا ہوتے ہیں۔ اور برطانیہ میں تمباکو کے اثر سے ہر سال ۲۰ ہزار جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ جو لڑکے سگریٹ پیتے ہیں ان کے اخلاقی قوے بالکل خراب ہو جاتے ہیں اور ان کو طرح طرح کے برے افعال کی طرف یونہی رغبت ہو جاتی ہے۔ جیل خانوں کے نقشوں سے ظاہر ہوا ہے کہ قیدیوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے بری زندگی کی ابتدا تمباکو نوشی سے کی تھی۔ ایک قیدخانہ میں ۶۰۰ قیدیوں میں سے جو شراب پی کر جرائم کے مرتکب ہوئے۔ پانسو ایسے تھے جن کو نشہ کی عادت تمباکو نوشی کے باعث پڑی تھی۔ ایک ڈاکٹر نے سگریٹ پینے والے تیس لڑکوں کا جن کی عمر ۹ سے ۱۵ سال کی تھی طبی معائنہ کیا تو ۲۲ کو سخت بے احتیاطیوں اور امراض میں مبتلا اور شراب نوشی کیطرف مائل پایا۔ انہیں یہ خواہش تمباکو نوشی نے پیدا کر دی تھی۔

جب امریکہ اور اسپین میں جنگ چھڑی تو والنٹیر بھرتی کئے گئے۔ جو لوگ بھرتی ہونے آئے انہیں سے جسمانی ناقابلیت کے لحاظ سے اس تعداد کی نسبت سنہ ۱۹۰۶ء کی سول وار میں ناقابل قرار دیئے گئے تین گنے ناقابل ٹھہرائے گئے ان لوگوں میں ۹۰ فیصدی سگریٹ پینے والے تھے۔ جب بوئروں اور انگریزوں میں جنگ ہوئی تو ضلع مانچسٹر میں ۱۱ ہزار آدمیوں نے والنٹیر بن کر جنگ میں جانا چاہا ان میں سے ۸ ہزار کو ڈاکٹروں نے دیکھتے ہی نامنظور کیا اور آخر کار صرف ۱۲ سو جوان منظور کئے گئے نامنظور کئے ہوؤں میں سے سب کے سب ایسے لوگ تھے جنہوں نے لڑکپن ہی سے تمباکو نوشی کے ذریعے اپنے جسمانی قوے کو خراب کر لیا تھا +

بدرِ صادق

۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶/۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

اخبارِ وطن اور انبیاء پر اعتراضات

نقاش ہے یا نقال؟

خدا کی شان! جب کسی قوم کے بُرے دن آتے ہیں تو چھوٹے کیا بڑے ۔ جاہل کیا عالم ۔ عوام کیا خواص ۔ سب کے مذاق کا سٹینڈرڈ ایسی پستی اختیار کرتا ہے کہ سنجیدگی اور متانت کے بڑے بڑے مدعی بھی اپنی مجالس میں اور تصنیف و تالیف میں مسخرا پن اور تمسخر بازی کو جزو اعظم بنائے بغیر رہ ہی نہیں سکتے ۔

اخلاق کے مسائل پر غور کرنے والوں کے واسطے یہ مسئلہ نہ صرف دل چسپ ہوگا بلکہ اس کا حل انکشافات عالم کا [illegible] ہوگا کہ قوم میں ایک سر برآوردہ شخص ہے ۔ تجربہ کار ہے ۔ [illegible] ہے ۔ لیڈر کی طرح سب میں مانا جاتا ہے ۔ معزز خاندان سے ہے اس کی دانائی و حکمت کا ایسا شہرہ ہے کہ وہ ابو الحکم کہلاتا ہے ۔ ناگہاں کچھ ایسی کارروائیاں اس سے سرزد ہوئیں کہ اس کا نام ابوجہل رکھا گیا اور ایسا رکھا گیا کہ قیامت تک اس کا یہی نام ہو گیا ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ شخص شروع سے ہی ایسا تھا ۔ اور اسے اپنی جہالت کے ظہور کا پہلے کوئی موقع نہیں ملا تھا ۔ یا یکدفعہ اس کے مزاج میں کوئی ایسا تغیر واقع ہوا کہ وہ اس خطاب کا مستحق ہوگیا ۔ سر دست ہمارے اس آرٹیکل کا یہ مدعا نہیں کہ اس سوال کو حل کیا جاوے تاہم اس امر کی طرف ناظرین کو توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خطاب کی تبدیلی کے وقت بھی ایک گروہ ایسا موجود ہے جو اس کی ان باتوں پر بھی تحسین کرنے کے واسطے دل و جان کے ساتھ طیار ہے جو اس کے لئے اس نئے خطاب کے دلانے کا موجب ہو رہی ہیں ۔

پنجاب کے ان اخباروں میں سے جو مسلمانوں کی اڈیٹری میں نکلتے ہیں ۔ اخبار وطن ایک متین اور سنجیدہ اخبار ہونے کا مدعی اور ایک اسلامی اخبار ہونے کا دعویدار ہے نہ صرف دنیوی رنگ میں بلکہ دینی رنگ میں بھی ۔ کیونکہ سلطان روم کی مدح خوانی کے گیت گانے کے علاوہ قرآن شریف کی تفسیر بھی اس میں لکھی جاتی ہے اور ہر طرح کی اسلامی خبروں کو جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اب کچھ عرصہ سے اس کے اڈیٹر صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف اپنی عنان توجہ کو پھیرا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے کیونکہ دنیاداری کے رنگ میں اخبار کے چلانے اور جاہلوں کے درمیان بہت سے خریدار پیدا کرنے کے واسطے یہ لابد ہو چکا ہے کہ اس سلسلہ کی مخالفت میں کچھ نہ کچھ لکھا جاوے اور مولوی انشاء اللہ صاحب نے مولوی محبوب عالم صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح اس کارِ خیر میں بلحاظ زمانہ کے سابقین کا حصہ نہیں لیا ۔ تاہم اُمید ہے کہ وہ اپنے حُسن لیاقت اور اس پر اپنے لائق نامہ نگاروں کی نقاشی کی امداد کے ساتھ اس پہلو سے بھی اپنے اخبار کو سب سے بڑھ کر دل چسپ بنانے کی کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ اور اس نئی ظرافت کے ساتھ تعداد اشاعت بھی [illegible] [illegible] گی ۔ پس انہوں نے اس طرز جدید کے اختیار کرنے میں جو کچھ سوچا خوب سوچا اور اس میں ہمیں بھی خوشی ہے کیونکہ مخالفت کا شعور و شر مخلوقِ الٰہی کو ہمیشہ حق کی طرف رجوع دلاتا ہے ۔ اگلے دن کا ذکر ہے ایک شخص کا راست پٹیالہ میں سے خط آیا وہ صاحب لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر عبد الحکیم کے شور و غوغا نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کے دیکھنے کا شوق دلایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ میں بیعت میں داخل ہوتا ہوں ۔ زیادہ تر خوشی اس واسطے بھی ہے کہ لاہور میں ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار) نکلتے معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت میں واہی تباہی بکتے اور ڈھنڈورا پیٹنے میں شب و روز سرگرداں رہا کرتے تھے ۔ اب کچھ عرصہ سے معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہیں ۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا ۔ وطن جیسا مانا پرانا اخبار ۔ پانچ ہزار سے زائد کی اشاعت ۔ ایسا لائق اڈیٹر ۔ ایسے قابل نامہ نگار سلسلہ احمدیہ کی خبروں میں مصروف ہیں ۔ برائیں نکالیں ۔ نقلیں بنائیں ۔ سوانگ رکھ لیں ۔ جو کچھ کریں ۔ اشاعت تو کرتے ہیں ۔ یہ خدا کے کام ہیں وہ سب کو اپنے برگزیدہ کی خدمت میں لگاتا ہے ۔ طوعاً او کرہاً سب کو اس کام میں ہاتھ بٹانا ہی پڑتا ہے ۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک ۔

پس اس طرز جدید کا اختیار کرنا صاحب وطن کے واسطے ضروری تھا ۔ اور ہم مان لیتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر متانت اور سنجیدگی کو چھوڑنا اور اپنے اخبار کو پنچ بہادر دینا ان کا فرض تھا ۔ لیکن ہم ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں کہ جس صورت میں آپ کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور قرآن شریف کی تفسیر بھی اس میں لکھی جاتی ہے تو برائے خدا اسی کے کالموں میں ایسے اعتراض تو نہ لکھے ہوتے ۔ جو نعوذ باللہ اسلام اور بانی اسلام اور کتاب اسلام پر کفار کیا کرتے ہیں ۔ شائد پبلک کے مذاق کو پورا کرنے کے شوق میں آپ کو اس طرف توجہ نہ ہوئی ہو یا نقاش صاحب کوئی ایسے معتبر بزرگ ہوں کہ ان کا مضمون بغیر پڑھنے کے کاتب کو دے دیا گیا ہو کہ اسے ایڈیٹوریل کی جگہ دی جاوے ۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو توجہ دلاؤں کہ آپ اس تازہ مضمون پر جو ۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں نکلا ہے ۔ ایک دفعہ نظر ثانی فرماویں ۔

جناب نقاش صاحب کی تمسخر بازی کے ہزلیات کا جواب لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے ساتھیوں کو یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے اور ہم تو مدت سے یہ گالیاں سُن رہے ہیں ۔ وطن کے کالموں نے ہمارے واسطے کوئی نئی بات پیدا نہیں کی ۔ ہاں اس ساری عبارت کے درمیان جو اصل اعتراضات ہیں ان کو میں اس جگہ لیتا ہوں اور وہ یہ ہیں ۔

(۱) خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ وہ کسی انسان کی تعریف میں کوئی کلمہ فرمائے ۔ پھر مرزا صاحب کی اپنی تعریف میں بعض الہامات کیوں نازل ہوتے ہیں ۔

اس اعتراض کو نقاش صاحب کی منقش عبارت نے اس طرح ادا کیا ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات میں غیور و متکبر خدا ایک انسان ضعیف البنیان کی شان میں قصیدہ خوانی کر کے غلو و اطرا کا کمال دکھاتا ہے"۔

(۲) خدا تو رحم کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کو عذاب نہیں دیتا ۔ پھر مرزا صاحب کی پیش گوئیوں میں عذاب الٰہی کی خبریں خدا کی طرف سے کیوں دی جاتی ہیں ۔ اس اعتراض کو وطن کے

لائق نامہ نگار اس طرح ادا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس میں "ارحم الراحمین و احسن الخالقین اپنے بندوں کو زلزلہ ۔ طاعون ۔ ہیضہ ۔ چیچک اور طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کے اذیات بھیجنے کی بشارت دیتا ہے"

(۳) بعض الہامات کے بظاہر کوئی خاص معانی نہیں ہوتے ہیں"

(۴) بعض الہامات ایسے فقرات میں ہیں جو پہلے بھی کسی کتاب میں موجود ہیں۔

اس اعتراض کو وطن کے سنجیدہ نامہ نگار حضرت کے ایک الہام تزلزل در ایوان کسرےٰ فتاد کو نقل کر کے اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

"جس طرح ہمارے مکاتب میں بوستان مروج ہے۔ اسی طرح عالم بالا کے مدارس کے نصاب میں بھی یہ بہترین تصنیف داخل ہے اور ممکن ہے کہ خدا نے الہام کے روز روح الامین کو اسی مصرعہ کا قاصد بنا کر قادیان دارالامان بھیجا ہو"

(۵) بعض الہامات کے متعلق کچھ عرصہ تک حضرت مرزا صاحب کو خود بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس کے متعلق ہے۔ اس اعتراض کو جناب وطن نے ان مہذب الفاظ میں تحریر فرمایا ہے ۔ ہمیں حیرت تو مرزا صاحب کے اس خدا پر ہے ۔ جسے علام الغیوب ہونے کا دعوےٰ ہے اور جس کے نزدیک ماضی و مستقبل مترادف ہیں کہ باوجود اپنی غیب دانی کے پورے چار مہینے تک منظور محمد کی تعریف و تعیین نہ کر سکا۔

یہ ہے خلاصہ ان تمام اعتراضات کا جن کو سجانے سنوارنے اور رونق دینے کے واسطے اخبار وطن کے تیرہ کالم سیاہ کئے گئے اور اس قدر تمسخر کا لباس عبارت آرائی کو پہنایا گیا ہے کہ ان کا جواب دینا تو درکنار ان کا دہرانا بھی ایک شریف کے قلم کے واسطے زیبا نہیں۔

اگر قرآن شریف اور احادیث نبوی اور تاریخ انبیاء و ابرار سابقین کی طرف دیکھا جاوے اور ان سے فائدہ حاصل کیا جاوے۔ تو ان میں سے کوئی اعتراض ایک مومن مسلمان کے مونہہ سے نکل نہیں سکتا۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ انبیاء اور کتب مقدسہ کا حوالہ سنکر مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار بھی اپنے ضرور دلائیں گے تا ... [illegible]

کہ ایک مشہور اسلامی اخبار کے اڈیٹر صاحب نے ہمارے ایک بزرگ قوم کے ساتھ مسئلہ تعدد ازواج پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو خود مذہب اسلام کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں صرف ایک قومی امداد کے واسطے اخبار لکھا جاتا ہے۔

پس اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ نقاش صاحب اور ان کے دوست صاحب وطن جھنجھلا کر قرآن شریف کو اور بانی اسلام ہی کو جواب نہ دے بیٹھیں تو اعتراض اول یعنی "غیور و متکبر خدا کے بندہ ایک انسان ضعیف البنیان" کی تعریف کرنے کے متعلق میں ان کی توجہ کتب مقدسہ کے ان مقامات کی طرف پھیرنے کی کوشش کرتا جہاں انسانوں کو سید اور صادق اور صدیق اور رؤف الرحیم (عین صفات ربانی) انک لعلی خلق عظیم ۔ اور وجیھاً فی الدنیا والاخرۃ اور دیگر اس قسم کے صفات سے یاد کیا گیا ہے اور وہ حدیثیں پیش کرتا ۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لولاک لما خلقت الافلاک کا خطاب عطا کیا گیا ہے ۔ اور قرآن شریف کی وہ آیت پیش کرتا ۔ جہاں حضرت خاتم النبیین کو فرمایا گیا ہے کہ تو تمام بنی آدم کو اپنا عبد کر کے پکار اور کہہ یا عبادی ۔ اور توریت کے وہ مقامات دکھاتا ۔ جہاں خدا کے بیٹے اور پوتے موجود ہیں اور ایسی مخلوق دکھاتا جس کو میکائیل کہا گیا ہے۔ (عبرانی زبان میں میکائیل کے معنے ہیں ۔ می ۔ک ۔ اللہ ۔ وہ جو خدا کی مانند ہے) اور بائبل کی یہ پیشگوئی دکھاتا کہ آنے والے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خدا کہا گیا ہے۔

ایسا ہی اعتراض دوم کے متعلق کہ مرزا صاحب کے الہامات میں مخلوق کو ارحم الراحمین خدا زلزلہ طاعون کی بشارت کیوں دیتا ہے۔ کتب سماویہ کا حوالہ دیا جاتا اور قرآن شریف کی وہ آیات پیش کی جاتیں ۔ جن میں کفار مکہ کے متعلق ہلاکت و بربادی کی پیش گوئیاں درج ہیں اور اس قسم کے فقرات دکھائے جاتے کہ "بشرہم بعذاب الیم" اور حضرت موسےٰ نے فرعونیوں کے واسطے بار بار مُڈی ۔ وبا ۔ خون کی بارش طاعون ۔ پلوٹھوں کے مرجانے کے متعلق جو پیش گوئیاں کیں وہ یاد دلائی جاتیں۔

تیسرا اعتراض کہ بعض الہامات کے معانی عام فہم نہیں ہوتے ۔ اس کے واسطے بھی خدا کے

پاک کلام میں سے الم ۔ اور حم ۔ اور طس اور ق ۔ اور الر وغیرہ آیات قرآنی پیش ہو سکتی تھیں ۔ مگر مجھے وہی خوف لاحق حال ہے کہ کہیں معزز اہل وطن قرآن کو بھی جواب نہ دے بیٹھیں اور رہی سہی برائے نام اسلامی حمیت کو بھی خیرباد نہ کہدیں ۔ اس واسطے میں اس قسم کے جوابات پر زور نہیں دیتا۔

ایسا ہی اس اعتراض کے جواب میں کہ مرزا صاحب کے کسی الہام کے الفاظ پہلی کسی کتاب میں بھی موجود ہیں ۔ یہ آسان تھا کہ بزرگ نقاش کو نادان پادریوں کے اعتراضات کی طرف توجہ دلائی جاتی جو کہ انہوں نے قرآن شریف پر کئے ہیں اور سورہ قمر کے بعض الفاظ کو قدیم اشعار میں دکھایا جاتا ۔ اور انجیل کے فقرات کو طالمود میں پڑھا جاتا ۔ مگر میں ڈرتا ہوں کہ آج تو وطن کے کالموں کو حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت میں کالا کیا جاتا ہے تو کل یہ اخبار کہیں کھلے بندوں اسلام کا ہی دشمن نہ بن بیٹھے۔

علیٰ ہذا القیاس یہ اعتراض کہ چار ماہ تک مرزا صاحب کے خدا کو معلوم نہ تھا کہ اس الہام میں محمد منظور کی طرف اشارہ ہے ۔ اس کے جواب میں آسان تھا کہ انبیائے سابقہ کے حالات کی طرف رجوع کیا جاتا کہ بقول نقاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سالہا سال تک ہجرت کے مقام کو بجائے مدینہ کے تہامہ کیوں خیال فرماتے رہے اور یعقوب نبی کو اتنی عمر روتے گذری ۔ پھر یہ معلوم نہ ہوا کہ یوسف کہاں ہے۔

غرض ایک مسلمان کے واسطے تو ان اعتراضات کے پیش کرنے کا کوئی موقع نہ تھا اور اگر کسی نے نادانی سے یا کم علمی سے یا مضحکہ کے طور پر صرف ایک شغل کے لئے یہ اعتراض لکھ دئے تھے ۔ یا مولوی انشاء اللہ صاحب کی غیر حاضری میں کہیں چھپ گئے تھے تو مذکورہ بالا جوابات کی طرف اشارہ ہی کافی ہے کہ آئندہ مولوی صاحب خود ہی اس کا ازالہ کر دیں ۔ مگر زمانہ سخت ہے ۔ اور بے جا آزادی کی بدبو نے بہتوں کے دماغ خراب کر رکھے ہوئے ہیں ۔ اس لئے ممکن ہے کہ کتب سابقہ کا حوالہ مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار اور معزز ناظرین وطن کے واسطے

اسسٹنٹ مج نے وزیر مصر کو رپورٹ بھیجی ہے کہ سلطانی فوج کی موجودگی سے امسال نہایت امن وامان رہا۔

اخبار ترجمان لکھتا ہے کہ علاقہ قازان کے شیخ الاسلام نے ایک مجلس عام کے انعقاد کے لئے علمائے سنت والجماعت و علمائے شیعہ کو جمع کیا تاکہ بعد بحث ومباحثہ ایک ایسی حد فیما بین مقرر کر دی جاوے کہ سنی وشیعہ میں اختلاف جزئی کی وجہ سے تنافر و بغض نہ رہے۔ آخر کار مجلس میں علمائے نے مل جل کر ایسا فیصلہ کر لیا اور اختلاف دور ہوا۔

مسلمانان چین روسی اخبار اُفق لکھتا ہے کہ سلطنت چین ۲۸ ولایات پر تقسیم ہے اور ہر ایک ولایت میں ایک گورنر رہتا ہے جسے چینی زبان میں وائلٹ کہتے ہیں۔ ان ولایات میں سے جو بڑی بڑی ولائتیں ہیں۔ ان سب کی گورنری پر مسلمان مامور ہیں۔ چنانچہ ولائت قونل۔ کوکشین۔ دونوں کے والی مسلمان ہیں۔ اور سابق الذکر والی کا باشندگان چین پر خاص اثر ہے اور شہنشاہ چین سے بھی اس کے دوستانہ تعلق ہیں۔ کوکشین کا والی ایک ۲۲ سالہ نوجوان مسلمان ہے۔ جو والی قونل کا داماد اور علوم جدیدہ سے پوری طرح بہرہ یاب ہے۔ آقصود کورن۔ طورفان رطوفنسون۔ فرہ شہر کی ولائتوں پر بھی مسلمان گورنر ہیں۔ بلکہ ان ولائتوں کے دیگر عہدہ دار فوج بھی سب کے سب مسلمان ہی ہیں۔ اور ان دنوں اور بھی زیادہ مسلمان بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

سائپرس پال مال گزٹ نے روس انگلستان کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع کیا ہے اور اس کے آخر میں لکھا ہے کہ چونکہ اب مصر بموجب عہد نامہ فرانسیسی انگریزی کے برٹش حمایت میں آ گیا ہے اور انگریزی جری فوج وہاں بعض ہے۔ لہذا جزیرہ سائپرس کی جنگی اہمیت بہ نسبت سابق کے اب کم ہو گئی اور اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سائپرس ٹرکی کو واپس کر دیا جاوے یا کسی اور سلطنت مثلاً یونان کو اس کے ساتھ چند شرطیں کر کے دے دیا جاوے۔

بغداد ایک ترکی رعیت نے شہر بغداد و موضع عظمیہ کے درمیان ٹراموے لائن جاری کرنے کی درخواست کی تھی اس کو اس شرط پر منظوری ملی ہے کہ کمپنی کے شرکا کو سلطنت عثمانیہ کی رعیت ہونا لازمی ہے۔

نمائش مصنوعات بغداد میں چینی کے صنعتی سرمایے کی نمائش ہونے والی ہے۔ جس کے لئے شہر کوناہیہ کے کارخانوں میں اہتمام کے ساتھ کام جاری ہے۔ نمائش میں چینی دستکاریاں علی العموم پیش ہوں گی۔

قرآن اور فونوگراف سلطان روم کو یہ خبر پہنچی کہ بیشہ وران فونوگراف لوگوں کو فونو میں آیات قرآنی سنایا کرتے ہیں اور ان میں گانے کا طرز پیدا کر دیتے ہیں چونکہ شرعاً آیات قرآنی کا شمار اقسام طرب میں ناجائز ہے لہذا حکم ہوا کہ قطعی طور پر یہ روک دیا جاوے اور اس کے لئے ضروری احتیاط ہو۔

الجزائر جن لوگوں کو یورپین گورنمنٹوں سے مذہب کی بابت خوف ہے وہ اس خبر کو غور سے سنیں گے کہ گورنمنٹ فرانس نے الجیریا کے اسلامی مکتبوں میں قرآن شریف کی تعلیم روک دی ہے اور چند مسجدیں جو تعلیم قرآن کے لئے مخصوص تھیں بند کر دی ہیں اور سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہر شہر میں عربی و فرانسیسی کی تعلیم کے لئے مکتب بنائے جاویں ہمارے نزدیک اس خبر کے پھیلنے میں کوئی غرابت نہیں اس لئے کہ ہندوستان میں بھی جاہل عوام میں یہ بے ہودہ افواہ مشہور ہے۔ کہ علی گڑھ کالج میں گورنمنٹ عربی کی تعلیم اپنی زیر نگرانی اس لئے دینا چاہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی مکاتب ٹوٹ جاویں ظاہر ہے کہ یہ افواہ لغویت سے خالی نہیں۔

افغانستان کی آمدنی افغانستان کی آمدنی ایک کروڑ ۳۴ لاکھ روپیہ ہے۔ جس میں ۳۰ لاکھ روپیہ ملکی مصارف میں خرچ ہوتا ہے اور باقی ایک کروڑ تیرہ لاکھ فوجی مصارف وغیرہ کے لئے بچ رہتا ہے۔ یہ رقم علاوہ اس اٹھارہ ہزار روپے کے ہے۔ جو گورنمنٹ ہند سالانہ وظیفہ کے نام سے شاہ افغانستان کو دیا کرتی ہے۔

ریاست بڑودہ میں تعلیم بڑودہ کی خودمختار ریاست میں یکم اگست سے ابتدائی تعلیم لازمی ہو گئی ہے تعجب ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے ہندوستان میں ابھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نظرے عبرت اثرے

وکیل مورخہ ۲۶ جولائی میں ایک نظم بعنوان "نظرے خوش گزرے" شائع ہوئی ہے۔ جسے پڑھ کر ہمیں اُن لوگوں کے حال پر نہایت افسوس آیا جو ایک صادق کی تکذیب و مخالفت میں خود ہی دائرہ اسلام سے بھی خارج ہوئے جاتے ہیں قبل اس کے کہ اصل اشعار کے نفس مضمون پر جرح کریں۔ تمہیدی امور میں ہم وکیل کے روپوش و بزدل نامہ نگار اور اس کے مداح و موید صاحب اخبار کے عبرت انگیز رویہ کی سرسری جانچ پرتال کرتے ہیں۔ راقم نظم نے جنہیں خیر سے اتنی بھی اخلاقی جرات نہ ہوئی کہ آخر میں اپنا پورا پورا نام ونشان تو بتا دیتے اگر ہمارا خیال صحیح ہے تو اونہوں نے اپنے نزدیک شوخ نگاری و ظرافت کو کام فرما کر اصلی نام کی جگہ "نقاش" لکھ دیا ہے۔ چونکہ وہ بعض احمدی احباب سے محض بطور رسم ظاہری صاحب سلامت رکھتے ہوں گے اس واسطے گویا اونہوں نے اپنی پندار میں ہمارے حال پر یہ بڑا کرم فرمایا۔ کہ ایک اہانت آمیز اور دل آزار نظم لکھ کر اخبار میں اسے اپنی ذات والا صفات سے منسوب نہیں کیا لیکن ہماری رائے میں تو یہ بھی ایک خفیف حرکت ہے جو سراسر ان کی بزدلی پر دلالت کرتی ہے کاش کہ وہ اپنا نام بجائے نقاش کے خفاش رکھتے جو ان کے اس طرز عمل کیلئے مناسب حال بھی ہوتا کہ آفتاب صداقت سمت الراس پر چمک رہا ہے اور ان کی آنکھوں میں ایسی چکاچوند لگی ہے کہ اس کی روشنی میں آنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ خود بینی و ناخدا رسی کی تاریکی میں چھپ چھپ کر منہ چڑاتے ہیں مگر افسوس وہ بھی ایسا بے ہودہ کہ اس کا تضحیک اپنے ہی اوپر پڑتی ہے۔

عنوان کے نیچے نقاش صاحب نے سب سے پہلے یہ لایعنی جملہ لکھا ہے:۔

"در الفیل بالفیل وما ادرایک بالفیل"
"لہ اذناد و خرطوم طویل"

کافی نہ ہو۔ اور ممکن ہے کہ ان صاحبان کو خود قرآن پر ہی یہ اعتراض وارد ہوتے ہوں اور حضرت مرزا صاحب کا نام لینے کا صرف بہانہ ہی درمیان میں رکھدیا ہو۔ اس واسطے نقلی پہلو کو چھوڑ کر عقلی پہلو کے لحاظ سے بھی کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس کو ہم زیادہ تفصیل کے ساتھ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالے درج کرینگے۔

بلاد اسلامی

حجاز ریلوے ۹۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو منیر کاظم پاشا مہتمم تعمیرات حجاز ریلوے لین نے بذریعہ تار برقی سلطان روم کی خدمت مین ذات الحج کے اسٹیشن تک جو (۶۰۸) کیلومیٹر کے موقع پر ہے۔ لین کے مکمل ہوجانے کی خوش خبری ارسال کی (اللوء)

سلطان سے بغاوت ٹرکی قلمرو کا ایک جزیرہ ساموس نام ہے یہاں کے لوگوں نے فرانس و انگلستان اور روس کے سفیروں کو ایک میموریل بھیجکر اس بات کی تحریک کی تھی کہ انہیں ... آئینی حکومت اور ٹرکی گورنمنٹ کی ماتحتی سے آزادی دلوا دی جاوے۔ لیکن سفیران دول مذکورہ نے ان کی یہ درخواست اس لئے رد کر دی کہ یہ خواہش قابل پسند نہیں تھی اور موقع بھی اس بات کے لئے مناسب نہین کہ دولت علیہ کو کسی نئی الجھن میں ڈالا جاوے۔ (اللوء)

ترکی محصول جنگی کا اضافہ انگلستان نے محض اس خیال سے ہنوز منظور نہیں کیا ہے کہ اس کے پندار مین یہ زائد آمدنی طے شدہ مصرف کے علاوہ دوسرے کاموں پر لگائی جائیگی اسی واسطے وہ باب عالی سے اس کے مصرف کی تشریح کرانی چاہتا ہے (اللوء)

ٹرکی اور ایرانی سرحد پر جو کمیشن کام کر رہی ہے اس کی امداد کے لئے پرتو پاشا کا وہان جانا اس امر کا مقتضی ہے کہ وہ جنگی لحاظ سے معاملہ کا تصفیہ کرین گے کیونکہ باب عالی ایرانیوں کی بات ہرگز نہ مانے گا۔ اور دول یورپ کو خواہ مخواہ دخل دینا پڑے گا۔ (اللوء)

طرابلس الغرب میں ایک جرمن فوجی کپتان کے گشت مگانے کی خبر بالکل بے بنیاد تھی۔ خود جرمن اخبارات اس کی تردید کر رہے ہیں۔ (اللوء)

روس میں مسلمانوں کے اخبارات جنگ جاپان و روس سے پہلے صرف ایک اسلامی اخبار "ترجمان" "نامی شہر باغچہ سرائے" سے شائع ہوتا تھا۔ اس کی کوششوں کا یہ پھل ہوا کہ روس مسلمانوں میں واقعات عالم معلوم کرتے رہنے کا جوش ترقی کر چلا اور جنگ کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے مطابع کی آزادی ملتی ہے ایک سال کے عرصہ میں بیس سے زائد اخبار مسلمانوں نے جاری کرلئے اور ان سے یہ فائدہ ہوا کہ اب عام طور پر مسلمانان روس میں بیداری کے آثار عیان ہوچلے ہیں کیا اب بھی اخبارات کو ملک کا سچا خادم نہ مانا جائیگا (المؤید)

جرمنی مراکش میں اخبار طان اپنے نامہ نگار طنجہ کا یہ بیان شائع کرتا ہے کہ مولائے عبدالعزیز سلطان مراکش نے ایک جرمن تاجر مقیم طنجہ کو جو ان کا مقرب ہے۔ کانفرنس الجزیرہ کے مقرر کئے ہوئے بنک میں اپنا نائب بنانے والے ہین فرانس میں یہ خبر نہایت بے چینی پھیلا رہی ہے اور اگر یہ صحیح ہوئی تو ضرور ہے کہ مسئلہ مراکش ازسرنو ابھر آئیگا۔ جرمن سفیر مسیو روزن مراکش مین اپنی حکومت کا اثر بڑھانے کی سخت کوششیں کر رہے ہیں۔ (اللوء)

مصر اور اٹلی کے مابین دو سال کی گفتگو کے بعد ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس پر بطرس پاشا عالی وزیر خارجیہ مصر اور مارکوئس سلوتر کانسل جنرل اٹلی کے دستخط ہوئے ہین (اللواء)

جاپان و ٹرکی سلطان روم نے بیرن سو یاما ھیو ندیم میکاڈو کو تمغہ مجیدی درجہ دوم۔ موسیو اوہا انسر محل شاہی اور ڈاکٹر ایٹو ممبر مجلس علوم و فنون کو مجیدی درجہ سوم اور پروفیسر تسوسہ یہ کو نشان عثمانی درجہ چہارم عطا کیا ہے۔

ٹائمز کا بیان ہے کہ یمن مین ترکی فوج کی بغاوت کی خبر صحیح ہے۔ سرکاری تردید قابل اعتبار نہیں چنانچہ ایک ترکی جرنیل بروقت انتظام نہ کرنے کے جرم میں کورٹ مارشل کے حکم سزا موت کا مستوجب قرار پایا اور گولی سے مروا دیا گیا۔ اس کا بیان ہے کہ جدید امیر حایل متعب نے شیخ مبارک والی کویت کو لکھا ہے کہ ابن مسعود والی ریاض سے اس کی صلح کرا دے اور کروادی دجلہ میں عرب قبایل کی سرکشی روبہ ترقی ہے ترکی حکام کچھ انتظام نہیں کر سکے۔

جدید ایرانی وزیر اعظم مشیر الدولہ نے سیاسی و مالی اصلاحات کا وعدہ کیا ہے انگریزی حکومت نے بھی دربار ایران کو رعایا کے مطالبات قبول کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ انگریزی سفارت خانہ میں پناہ گیرین کی تعداد ۱۳ ہزار تک پہونچ گئی تھی۔

ترکی جنگی جہاز ترکوں نے جس طرح اندر ہی اندر رازدارانہ صورت مین اپنی ترکی فوج کو اس اعلیٰ پیمانہ پر پہنچا دیا کہ یورپ کی عظیم الشان سلطنتیں اسے بڑی فوجی قوت سمجھنے لگیں۔ اسی طرح ترک اندر ہی اندر اپنی بحری قوت کے بڑھانے مین لگے ہوئے ہیں اور وہ کسی آئندہ یورپی جنگ میں ضرور ایک معقول جنگی جہازوں کا بیڑا مخالف کے سامنے لے آئیں گے۔ کارخانہ کروزیں جو ترکی جنگی جہاز ابھی تیار ہوا ہے قسطنطنیہ کے سمندر میں پہنچ گیا ہے۔ اس جھنڈے اڑ رہے ہیں اسی کارخانہ کو باب عالی نے بارہ تارپیڈو بوٹ بننے کا حکمدیا ہے۔ جو عنقریب تیار ہو جائین گے۔

قبول اسلام سندھ میں عمائدین اور لائق اصحاب کی ایک کمیٹی بشمول علمائے سندھ قبول اسلام کا کر رہی ہے۔ وہان کے نومسلموں کی فہرست اختصار کے ساتھ ذیل مین درج کی جاتی ہے

نام موضع	نام اصلی	اسلامی نام	تعداد کنبہ
گوہر آباد	رکھی پسر مورپہ	اللہ رکھا	۱۷
ویرانہ	مصری پسر پنچو	محمد علی	
"	دریا و بھیرو	خدا بخش۔ محمد صفر	۱۵
گوہنہ گوکمار	گرڑو بہارو	محمد بخش۔ محمد عزیز	۱۹
"	چھتو و سونو و آوند	شریف۔ لطیف۔ اللہ داد	۳۴
"	سراوند۔ جھبو۔ نو	الہٰ بخش۔ گل محمد۔ حسن دین	
"	ہیار۔ بیرا۔ بلوک	حسن بخش۔ محمد حسن۔ محمد بخش	۱۵
"	انی	جان محمد	
لاڑکانہ	بکھو ولد جنہ	ولی محمد	۳
	میزان کل		۱۱۲

(عید)

یہ گویا قرآن مجید کی ایک اسی وزن کی آیت کریمہ کا خاکہ اُڑا کر اللہ تعالےٰ کے کلام پاک کا استخفاف کیا ہے جو سچے تو ایک طرف رہے ۔ نام کے مسلمانوں کے لئے بھی ایک نہایت شرمناک اور عبرت انگیز امر ہے ۔ کیا وکیل کے یہ منشی فاضل ایڈیٹر صاحب اس کا کوئی معقول جواب دے سکتے ہیں کہ اونہوں نے اپنے اخبار میں جو با ہمیت مسلمانوں کا ایک مشہور و مسلمہ آرگن کہلاتا ہے ۔ ایسی لغویات کو کیوں درج ہونے دیا ؟ سنین ماضیہ میں اخبار مذکور بعض بڑے بڑے مہتم بالشان اسلامی معاملات پر زور و شور سے خامہ فرسائی کرتا رہا ہے ۔ جس سے ایک سیدھا سچا مسلمان یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ وکیل کا ایڈیٹوریل سٹاف دین حق کی حمایت اور امت مرحومہ کی اصلاح و ہدایت کا حقیقی جوش حرارت اپنے اندر رکھتا ہو گا ۔ لیکن حال کی بعض تحریرات سے (جو وکیل میں وقتاً فوقتاً خود ایڈیٹر یا اس کے نامہ نگاروں کیطرف سے شائع ہوئیں) ان کے مسلک اور خیالات باطنی کا کچھ اور ہی پتہ چلتا ہے ۔ ابھی تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ وہ بصیغہ ایڈیٹوریل رسول کریمؐ سے انحراف و استغنا رکی حمایت میں زور قلم دکھلا چکے ہیں آج ان کی دینداری اور حمیت اسلامی کا ایک نیا ثبوت یہ ملا ہے کہ ایک شخص نہایت بے باکی و دریدہ دہنی سے قرآن شریف کا استخفاف کرتا ہے اور وہ اپنے خاص کالموں میں اس کی تعریف کرتے ہیں اور بفخر و مسرت اس کو اپنے اخبار میں جگہ دے کر ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں کہ :-

"ہمارے خوش مذاق دوست وکیل کے اس نمبر کو دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے"

ہمیں نہایت تعجب اور افسوس ہے کہ ایک ایسا متین و سمجھدار وقائع نگار جیسے کہ ایڈیٹر صاحب وکیل اخباری دنیا میں کہلاتے ہیں باوجود اس رائے پر مصر ہونے کے کہ مفید و کارآمد مضامین کو دلچسپ خیالات پر ترجیح دینی چاہیئے اور کہ نظموں کی اشاعت پر زیادہ توجہ اخباری مقاصد کو پامال کرنے والی ہے ۔ اول تو محض عامیانہ مذاق کا تتبع کر کے یہ اعلان دے کر ہم نے آئندہ کے لئے یہ رائے قائم کر لی ہے کہ کبھی کبھی چٹخارہ دار چٹنی بھی وکیل کے خشک دستر خوان پر چن دی جاوے گی"

پھر اسپر طرہ ایک قابل ملامت غلطی یہ کہ محض تمسخر کے چٹخاروں کی خاطر کلام الٰہی کا استہزاء بھی جائز رکھے ۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون ۔ اگر قوم کی وکالت اور دین و ملت کی حمایت کا حق یونہی ادا ہوا کرتا ہے ۔ تو سلام ہے ایسی وکالت اور حمایت کو ۔

"نظر سے خوش گزرے" کے غیر تمند مصنف نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اپنی اس تک بندی میں جملہ مذاہب کی مسلمہ صداقتوں اور خود سنت اللہ پر بڑے سخت شرمناک حملے کئے ہیں ۔ جنہیں پڑھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ اٹھتا ہے مثلاً وہ کہتا ہے کہ فلک نے اب اپنے دل میں ٹھانی ہے کہ دروغ و عزت توام ہوں اور راستی کی نشانی ذلت ہو ۔ گویا اس شخص کے نزدیک منجانب اللہ تو کچھ ہوتا ہی نہیں بلکہ محاورہ شعراء کو عقیدہ بنا کر وہ مانتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے ۔ فلک کی مرضی سے ہوتا ہے اور خدا جو دراصل ایک فوق الفوق ۔ مدبر بالارادہ ۔ قادر مطلق اور غیور ہستی ہے ۔ فلک کی کارروائیوں میں کچھ مزاحمت نہیں کرتا یا کر سکتا ۔ خواہ وہ اپنے کلام پاک میں ہزار وعدے اور وعید دے چکا ہو کہ جھوٹوں پر لعنت اور سچ کی فتح و عزت ہوتی ہے مگر حضرت نقاش تمام پاک نوشتوں اور جملہ صادقین و متقین کی مسلمہ صداقت کو پس پشت ڈالکر خدا کی خدائی کو بھی نیچا دکھانا چاہتے اور آج قوم کو یہ نیا سبق دیتے ہیں "سفینہ" ہو تاکہ "کامرانی" حاصل ہو ۔ "باجی" ہو تاکہ مدعئے ارغوانی اڑانے میں آئے "دروغ" اختیار کرو تاکہ "عزت" پاؤ ۔ "راستی" کے پاس نہ پھٹکنا کہ مبادا "ذلت" نصیب ہو ۔ وغیرہ وغیرہ

نامہ نگار نے نہایت بے باکی اور ناخدا ترسی سے ہمارے امام علیہ السلام کو پردہ ہی پردہ میں بہت ہی سخت الفاظ سے یاد کیا ہے ۔ اس کے جواب میں ہم بجز اس کے اور کیا کہیں کہ اللہ تعالےٰ ہی اسے اس کا پورا پورا اجر دے ۔ ہم اس نظم پر لفظ بلفظ جرح کرنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ وہ مجموعہ ہفوات و ہزلیات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اور جو شخص ایک انصاف پسند و خدا ترس دل لے کر اس پر بنظر تعمق غور کرے گا ۔ وہ بخوبی معلوم کر سکیگا کہ ناظم نظم کو پاس مذہب ... ... و اسلام ...

سنت انبیاء اور عادت اللہ سے کچھ بھی تعلق اور آگاہی نہیں ہے ورنہ اس قدر شوخ چشمی سے حضرت اقدس کے دعاوی و نشانات پر سفیہانہ نکتہ چینی و طعنہ زنی نہ کرتا ۔

وکیل کہتا ہے "ہمارے دوست چاہتے ہوں گے کہ نقاش کی صورت سے پردہ اٹھا دیا جاوے مگر حضرت کا ارشاد ہے ۔ ع

ہر کہ دارد میل دیدن در سخن بیند مرا"

ہم وکیل کی اس نیک دلی اور رازداری کی تو تعریف کرتے ہیں کہ ایک کمزور دل والی پردہ نشین ہستی کو میدان میں لا کر اس کا پردہ فاش کرنا نہیں چاہتا مگر کاش اسے اس نیک دلی کے ساتھ یہ سوچنے کی حمیت بھی عطا ہوئی ہوتی کہ ایسے مسخروں کی حمایت اور سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں وہ کتاب اللہ ۔ سنت انبیاء اور خود خدا کے ساتھ سوء ادب کا بھی مرتکب ہوتا ہے ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پاک سلسلہ کی بیسیوں برس سے برابر تائید و نصرت فرما رہا ہے ۔

ہمیں معلوم ہے اور وہ خود بھی کئی بار صاف طور سے جتا چکا ہے کہ وکیل کوئی مذہبی پرچہ نہیں بلکہ صرف قومی اخبار ہے اور نفاق آمیز مضامین کی اشاعت اس کے مقاصد کے منافی ہیں پھر اب جو اسمیں بعض مضامین سلسلہ احمدیہ کے خلاف تعصب تنفر پیدا کرنیوالے چھپنے لگے اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ اس چرچے سے اخبار کی کچھ اشاعت بڑھے اور اسے قوم میں رسوخ و فروغ حاصل ہو گا لیکن یاد رہے کہ یہ خیال بالکل باطل ہے ۔ اور طمع خام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اس وقت ہم کئی ایک اخباروں کے نام تبلا سکتے ہیں جنہوں نے سلسلہ حقہ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا اور آخر کار خائب و خاسر ہو کر ہونک ہونک کے چپ ہو گئے ۔ وکیل جیسے بھاری بھرکم اور معاملہ فہم اخبار کے لئے ایسے بدنصیب و بدانجام معاصرین کا اتباع کچھ نازیبا و نامبارک سا معلوم ہوتا ہے ۔ آگے اس کے ایڈیٹر صاحب مختار ہیں اپنا نفع و ضرر خود سوچ سکتے ہیں ۔

آخر میں ہم پھر اس بات کو بصراحت بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس امام برحق کیساتھ مخالفت یا عداوت اختیار کی ان کا انجام تو عبرتناک ہوتا ہے کہیں دوران مخالفت میں بھی ان سے اکثر باتیں ایسی سرزد ہو جاتی ہیں جو انہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخالف بلکہ خود اسلام کا بھی دشمن ثابت کرتی ہیں یہ کیسی عبرت کا مقام ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو ایسی باتوں سے بچاوے ۔ والسلام

بدر خواتین

پردہ

کچھ لوگ تو وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ پردہ بالکل نہیں چاہیئے۔ یہ تفریط ہے۔ اس کی تردید یہ فوالحکم میں صاحبزادہ صاحب بھائی محمود سلمہٗ نے خوب کردی دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو پردہ میں اتنی سختی کرتا ہے کہ بے کس بے بس مستورات کی صحت کا خیال بھی نہیں۔ اس پر افسوس کی بات یہ کہ پھر بھی پردہ خدا اور رسول کے حکم کے موافق نہیں۔ کیونکہ وہی جو غیر مرد کی آواز تک سننا پردے کے خلاف سمجھتی ہیں۔ اور جو اپنی عورتوں کا نام تک لینا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں (حالانکہ عام مجالس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور ان کی بیویوں یعنی اپنی ماؤں کا نام بے تحاشا بلند آواز سے سناتے ہیں) اپنے گھروں میں محض ایسے غیر محرموں کو آنے دیتے ہیں اور رکھتے ہیں جن سے پردہ فرض ہے مثلاً کوئی ایسا لڑکا جس کو بچپن میں پالا تھا اور اب وہ بالغ ہو کر بڑا ہوگیا ہے۔ دیور شوہر کا بڑا بھائی غیر قوم کی عورتیں جن سے شرعی پردہ جائز بلکہ ضروری ہے۔ پردہ کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ چار دیواری کے اندر گھٹ گھٹ کر مر جاویں اور ضرورت کے وقت بھی باہر نہ نکلیں۔ اسلام کے ایسے احکام نہیں کہ جن پر عام طور سے عمل نہ ہو سکے اگر یہ بات ہے تو پھر اس دین میں تمام جہان کے آدمی کس طرح اور کیونکر شامل ہو سکتے ہیں حکم الٰہی وہ ہوتا ہے۔ جس پر بلا کسی غیر معمولی تکلیف کے آسانی سے عمل ہو سکے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ "نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی کو مگر اس کی طاقت کے مطابق" اور یہ بھی فرمایا کہ "اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے نہ سختی"۔ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک عالم فاضل جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ سات زبانیں جاننے والا حیدرآباد دکن میں مسلمان ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اسلام کو اس لئے اختیار کیا کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے۔ جس پر آسانی سے عمل ہو سکتا ہے۔ عیسائیوں کی انجیل کی یہ تعلیم ہے۔ "کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسری بھی پھیر دو یا کوئی کرتہ اتارے تو کوٹ بھی دے دو۔"

بظاہر تو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے مگر کیا کسی مس یا مشنری پادری نے ایسا کر بھی دکھایا غرضکہ حکم الٰہی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اس پر عام لوگوں کو عمل کرنا دشوار ہو۔ بڑے بڑے دولتمندوں اور بعض شہریوں کو چھوڑ کر دیہات کو دیکھو تو ان میں عورتیں مردوں کے ساتھ آدھا کام کرتی ہیں۔ اور مجبوراً انہیں کنوؤں پر کپاس چننے روئی پینے پانی بھرنے جانا پڑتا ہے۔ تو اب اگر یہ حکم ہو اندر بیٹھی مر جاؤ یا باہر نکلو تو ڈولی میں بیٹھ کر یا ایسی طور سے منہ سر لپیٹ کر کہ کچھ دکھائی نہ دے۔ تو کام کس طرح ہو سکے۔ پس اصلی شرعی پردہ یہ نہیں جو بعض خاندانوں میں رواج پا گیا ہے بلکہ یہ کہ بلا ضرورت باہر نہ نکلیں وقرن فی بیوتکن کے یہی معنے ہیں کہ جب نکلیں تو اچھی طرح سے دوہری لکل مار لیں۔ یدنین علیہن من جلابیبہن۔ اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھریں نہ عام مردوں کے مجمع میں جائیں جیسے میلے وغیرہ۔ ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی۔ جب کسی سے کلام کریں تو دلی زبان سے نہ کریں۔ فلا تخضعن بالقول۔ یہ نبی پاک کی بیبیوں کو حکم ہے جو ہمارے بہتر نمونہ ہیں نہ ہم ان سے اچھی ہیں نہ ان سے بڑھ کر قدم ماریں۔ زینت کے جو مقامات خود بخود مجبوراً ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ ان کے ظاہر ہونے کا گناہ نہیں۔ مثلاً اوپر کا لب ناک اور نصف سے کم پیشانی لا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا بالکل منہ کو کفن کی طرح لپیٹنے کا حکم ہوتا تو پھر آنکھوں کو نیچی اور آدھی کھلی ہوئی رکھنے کا حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔ یغضضن من ابصارھن۔ مومن مردوں کو بھی یہی حکم ہے۔ یغضوا من ابصارھم اس قدر پردہ ہر مومنہ کر سکتی ہے اور یہی اسلامی پردہ ہے۔

راقمہ خاکسار احمدی خاتون از گوہلیکے ضلع گجرات

شکریہ - احمدی خاتون از گوہلیکے اور اہلیہ ملک کرم الٰہی ہر دو کا شکریہ ہے کہ انہوں نے بدر خواتین کے کالموں میں قلمی امداد میں سب سے اول حصہ لیا ہے اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ امید ہے کہ دیگر علمی پڑھی معزز بہنیں بھی اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی ایڈیٹر صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔ والسلام۔

عاجز عبد الرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

ایک بریلوی مولوی صاحب

ہموں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں کند

بریلی میں ایک شہرت طلب انسان ہے جس کا نام ملا احمد رضا خاں مشہور ہے آپ نے کچھ عرصہ سے ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ سردار کاہن اور فریسیوں کی طرح مسیح کے شاگردوں کو ہر طرح کی اذیت اور ضرر پہنچایا جاوے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ایک قلمی فتوے سے تمام شہر کے مسلمان پیشہ وروں کو احمدیوں کی خدمت سے روک دیا ہے۔ سقے پانی نہیں دیتے۔ ایک ہندو کہاری سے پانی لیا جاتا ہے۔ یا خود بھرا جاتا ہے دھوبی کپڑا چھونا گناہ سمجھتا ہے۔ قصاب گوشت دینا حکم عدولی تصور کرتا ہے۔ پیسنہاری آٹا پیسنے کو گناہ کبیرہ خیال کرتی ہے۔ مزدور کام کرنے میں قانون رضا کے کسی دفعہ کے نیچے آنے کا خوف رکھتے ہیں۔ ایک احمدی گھر سے باہر نکلا تو اس کے پیچھے شور ہے "کافر ہے۔ سوور ہے۔ نیچری ہے۔ مرزائی ہے۔ لاحول ولا قوۃ وغیرہ" یہ ہیں وہ سلوک جو مولوی صاحب موصوف کے پاک ارشاد سے غریب احمدیوں کے ساتھ کئے جاتے ہیں جن سے تنگ آکر آخر ایک غریب مع اہل و عیال وطن مالوف سے ہجرت کر کے اپنے آقا و امام کے قدموں میں آگرا ہے۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ یسوع کے حواریوں کی طرح مسیح محمدی کے مرید بھی تنگ آکر اپنے آقا سے برگشتہ ہو جاویں گے استغفر اللہ۔

ع

یہ بہادر ہیں کہیں آنکھ چرانے والے

اس ذات شریف کا ظلم اور احمدیوں کی استقامت ہی مخالفوں کے لئے حضرت امام علیہ السلام کی صداقت کا نشان تھی اور لازم

تھا کہ آں جناب توبہ کرتے اور مخالفت سے باز رہتے۔ مگر انی مھین من اراد اھانتک کا کوڑا ان کو کب باز رہنے دیتا تھا۔ آخر غیر مقلدین سے بھی ہٹے۔ کمرہ عدالت کی بھی سیر کرنی پڑی کرسی باوجود مانگنے کے نہ ملی۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ۔ اس پریشانی اور سرگردانی کی حالت میں آپ حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہاں بوگت بنی اور جس جھوٹ وحیلہ سازی سے اس خود پرست انسان کو کام لینا پڑا وہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے یہ عبارت غیر مقلدوں کے ایک مطبوعہ خط آمدہ از مکہ معظمہ سے لی گئی ہے۔

بعد چند روز کے یہ سنا گیا کہ اونہوں نے کوئی رسالہ لکھا ہے۔ اور اس پر بعض علمار کی مہریں کرائی ہیں اور اس کی تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ ایک رسالہ قادیانی کے رد میں لکھا ہے اور اس پر شیخ صالح کمال نے تقریظ لکھی اور اس کے بعد اور بعض علمار نے لکھی ان کے نام بھی [illegible] گئے۔ جب یہ متحقق ہوگیا تو شریف صاحب کے کان تک یہ پہنچایا گیا کہ آپ نے مطلق [illegible] منع کر دیا تھا اور اب [illegible] تقریظیں [illegible] مہریں لگائیں بعض حاضرین [illegible] اور [illegible] اس مسئلہ پر نہیں ہے۔ دوسرا مسئلہ ہے یعنی قادیانی کا رد اور شریف صاحب نے خاص علم غیب کے متعلق منع فرمایا تھا۔ اس پر شریف صاحب تو خاموش ہوگئے۔ لیکن جس نے یہ تقریر کی تھی اس نے کہا نہیں سیدنا نے مطلقاً ان کی تحریر پر مہر لگانے کو منع کیا تھا چنانچہ میں نے اسی طرح سب سے کہدیا تھا اور تمام شہر میں اسی طرح شائع ہوگیا۔ اس کلام کے بعد شریف صاحب نے بھی اس کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں ہم کو بھی یاد تو ایسی ہی ہوتی ہے کہ مطلقاً منع کیا تھا اس پر محرک نے پھر تحریک کی کہ جناب اگرچہ اونہوں نے دوسرے مسئلہ پر مہریں ثبت کرائی ہوں لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ ان کی قدیمی عادت ایسی ہے کہ ایک مسئلہ کی تصدیق کرا کے پھر اس کے ساتھ متعدد اور بڑھا کر سب کو ذیل تصدیق میں شامل کرکے طبع کرا دیتے ہیں۔ اس کی نظائر ہند میں ہوچکی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ایسے شخص کی تحریر پر جس کی ایسی عادت ہو۔ مجددیت کا خبط دماغ میں سمایا ہو ہر طرز عمل میں اپنا متبوع اور مقتدا ہونا مطلوب ہو ہرگز یہاں سے کسی طرح تصدیق ہونا مناسب نہیں کیوں کہ اس تحریر کے ذریعہ سے ہندوستان میں جاکر اپنے مفاسد [illegible] میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہے۔ اس پر شریف صاحب نے فرمایا کہ اچھا وہ رسالہ تو منگانا چاہیئے دیکھیں کس کس نے کیا کیا اس پر لکھا ہے اور اس خطاب میں سید محمد نائب الحرم اور نقیب احمد مفتی حنابل کی طرف اشارہ کیا ان دونوں نے وہ رسالہ مولوی صاحب بریلوی سے طلب کیا اول تو انہوں نے لیت ولعل کی بعدہ صاف انکار کر دیا۔ نائب الحرم وغیرہ اس خیال میں ہے کہ شریف صاحب سے حکم نامہ لے کر جبراً لے لیا جاوے اونہوں نے یہاں سے کوچ کر دیا اور جدہ جاکر بیٹھ رہے۔ چنانچہ جدہ گئے ہوئے کئی روز ہوئے اور آج معلوم ہوا کہ اب تک جدہ ہی میں ہیں ایک شخص کے پاس یہاں مکہ میں ان کا خط بھی آیا ایک شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ وہاں اونہوں نے یہ ظاہر کیا ہے اور مشتہر کر دیا ہے کہ مکہ میں میرے مخالفین نے بہت زور لگایا۔ لیکن میں سب پر غالب آیا اور تمام مکہ کے علما اور اکابر میرے معتقد اور مرید ہو گئے حتی کہ شریف صاحب بھی [illegible] ہوگئے [illegible] کے جانے کے بعد یہ ہوا کہ شریف صاحب کا ان لوگوں پر عتاب ہوا جنہوں نے رسالہ قادیانی پر مہریں لگائی تھیں بالخصوص شیخ صالح کمال پر زیادہ یہاں تک کہ ان کو مجلس شورہ سے خارج کر دیا یہاں شریف صاحب کے یہاں مقدمات شرعیہ کے [illegible] ایک مجلس شورہ بھی ہے۔ شیخ صالح کمال بھی اس میں شامل تھے اس وقت وہ اس مجلس سے برخاست کئے گئے۔ [illegible] شریف مرحوم ہی کے وقت [illegible] میں برخاست کر دئے گئے تھے یہ کیفیت مولوی صاحب بریلوی کی صحیح صحیح بلاکم وبیش کے بیان کی گئی ہے۔ اس میں ذرا تفاوت نہیں ہاں اگر کاتب الحروف کہیں کوئی لفظ بھول گیا ہو تو ہو سکتا ہے لیکن وہاں بھی [illegible] کا تحفظ یقینی ہے۔

ناظرین! ایک طرف اس شخص کی مخالفت اور دشمنی کا خیال فرماویں کہ مکہ جیسے پاک شہر میں بھی اس کی اندرونی [illegible] کم نہیں ہوئی اور دوسری طرف انی مھین کے آسمانی نشے کا بھی دھیان کریں کہ وہ کس طرح عصا کی طرح سانپ بن کر تعاقب کر رہا ہے

حج شریف سے جب واپس تشریف لے آئے ہیں مولوی صاحب وعظ فرمانے شروع کر دئے ہیں جب کی عدم موجودگی سلطنت مذکورہ میں کسی قدر کمی کا باعث ہوئی تھی مگر یقین غالب ہے کہ مولوی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت سے اپنے نامہ اعمال میں کچھ اور نیکیاں زیادہ کریں گے (جیسا کہ ان کا اعتقاد معلوم ہوتا ہے) اور جماعت جہلا کو اپنے سردار کی خوشی اور فرماں برداری کا موقعہ ملیگا۔ مگر یاد رہے۔ ع۔

رنگ لاویگی ہماری آہ ظالم ایک دن

سنا گیا ہے کہ آپ کی تشریف آوری پر اسٹیشن سے لے کر شہر تک سڑک سجی ہوئی تھی۔ سبیلیں لگی ہوئی تھیں۔ آپ ہاتھی پر سوار بڑے کر و فر سے چلے آتے تھے۔ یہ شان وشوکت کا استقبال کیوں تھا۔ محض اس لئے کہ آپ احمدیوں کے خلاف فتوے لائے ہیں ورنہ جس [illegible] شرمساری اور ناکامی سے آپ کو مقدس زمین سے واپس آنا پڑا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد مبارک کی زیارت بھی نہ ہوئی اس قابل تھا کہ ان کو وہی خطاب والقاب دئے جاتے جن سے احمدیوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ کیا گورنمنٹ عالیہ اب بھی توجہ نہ فرمائے گی؟

عاجز عبدالرحیم — [illegible] اگست ۱۹۰۶ء

خریداران توجہ فرماوین

وہ تمام صاحبان جن کی طرف سے تاحال قیمت اخبار بابت سال رواں وصول نہیں ہوئی ادا انکی قیمت کی طرف جلد توجہ مبذول فرماوین بعض خریدار ایسے ہیں کہ ان کی طرف سے تاحال گذشتہ سال کی قیمت بھی وصول نہیں ہوئی اور لطف یہ کہ ان کی طرف وی۔ پی ارسال کیا جاتا ہے۔ تو وہ بھی واپس آتا ہے اور خط لکھا جاتا ہے تو جواب ندارد۔ ناچار اخبار بند کیا جاتا ہے۔ مگر [illegible] تو آنا چاہیئے۔ ایسے خریداروں کے نام آیندہ کسی اخبار میں شائع کئے جاوینگے۔

لاکھ شہادتوں کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مندرجہ ذیل ریویو تحریر فرمایا جو عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد۔ قیمت ۸ ؎

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار اشامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوا کے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے جسکی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معمارا
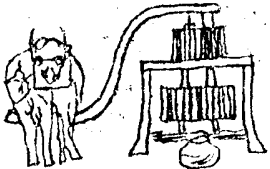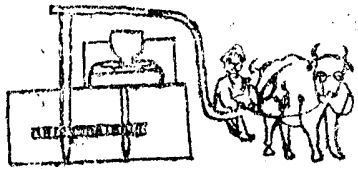
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۱۰ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱۰ اور دوم مبلغ ۹ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار رہیں۔

مستریان مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمنے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر بہ کلہ رہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبداللہ عبدالرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک انگلش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل لشان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت و ملک کا ملی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ۱۰ ؎ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

کتاب	قیمت
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس۔ " " " "	۳ر
سوار السبیل۔ " " " "	۱۰ر
کشف الالتباس " " " "	۰ر
ایقاظ النائمین " " " "	۸ر
موعظہ حسنہ " " " "	۱۲ر
صیانۃ الناس " " " "	۱۰ر
سر الشہادتین " " " "	ار
الفرقان " " " "	۲ر
عاقبۃ المکذبین۔ " " " "	ار
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ " " "	۴ر
نور الدین۔ مصنفہ مولوی نور الدین صاحب	۰۸ر
تفسیر سورہ جمعہ۔ " " " "	۰۲ر
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۱۵ر
اعجاز احمدی۔ " " " "	ار
رویائے صالحہ۔ " " "	۴ر
شہادت آسمانی حصہ دوم۔ " " "	۸ر

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوائیوں کی نسبت چند معزز اصحاب و رؤسا کی شہادتیں

جناب مولوی حبیب احمد صاحب احمدی رئیس موضع چنتھی گاڑہ ضلع سہارنپور کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین - اما بعد از احقر زمان حبیب احمد بخدمت اخویم حُبی فی اللہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ادویات معرفت احقر کے حکیم فیض محمد صاحب نے کارخانہ جناب کی منگائی تھیں اُن سب کو اُنہوں نے اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کیا ہے اور بفضل خدا جملہ ادویہ مفید ثابت ہوئی ہیں جو کچھ صفات جناب نے اپنی مختصر فہرست میں اُن کے بیان فرمائے وہ اُن سے بڑھ چڑھ کر نافع نکلی ہیں - حکیم صاحب موصوف چند بار بر سبیل تذکرہ تعریف فرما چکے ہیں - الحمد للہ ثم الحمد للہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے آپ اچھے نمونہ ثابت ہوئے ہیں اگر ہماری قوم کے جملہ پیشہ ور ایسے ہی نیک نمونے اپنی حالت عملی کے دنیا کو دکھلا دینگے تو ضرور ہے کہ یہ الٰہی جماعت دنیا کے قلوب کو مسخر کرے اور چونکہ مشیت ایزدی ارادہ کر چکی ہے کہ یہ جماعت دنیا پر غالب آوے جس کے آثار ابھی سے مرتب ہونے شروع ہو گئے ہیں آپ کی عملی حالت میرے ایمان کو تازہ کرتی اور دعا کی طرف متوجہ کرا کر اشارہ کرتی ہے کہ آپ جیسی نیک چلنی درگاہ رب العزت ہمیں بھی نصیب کرے - شہر لاہور جس میں سینکڑوں شہاری طبیب بستے ہیں جو آئے دن اشتہاروں اخباروں رسالوں میں اپنی خانہ ساز ادویات کی صفت میں شاعرانہ ڈینگ مارا کرتے ہیں - اُس میں جناب جیسا سچا طبیب موجود ہونا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے - اب میں آپ کی **ادویات کی سچی تاثیرات پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں** اور درخواست کرتا ہوں کہ دو بوتل کلاں ماء اللحم طیوری اور ایک بکس طبیب خانہ بذریعہ وی پی اسٹیشن ریلوے سہارنپور بندہ کے نام بہت جلد ارسال فرمائیے - بلٹی کارڈ پر دے کر مال چھڑا لیا جاویگا ✦

جناب حکیم فیض محمد صاحب سہارنپور سے تحریر فرماتے ہیں

مخدوم مکرم جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ادویات موجودہ بکس طبیب خانہ استعمال میں آ رہی ہیں خلق خدا کو نفع عام ہو رہا ہے خداوند کریم آپ کو خوش وخرم رکھے اور اس کوشش نفع رسانی خلق اللہ کا اجر عظیم عطا فرماوے - حب اکسیر نمبر ۳ مندرجہ پرچہ ترکیب دویہ طبیب خانہ خرچ ہو چکی ہیں واقعی تیر بہدف ہیں لہٰذا درخواست ہے کہ حبوب مذکور دو شیشی کلاں بذریعہ وی پی ارسال فرما کر ممنون فرمائیے اور تین بڑی شیشی جیون بوٹی آپ جلدی ارسال کر دیں چند احباب کی سفارش ہے بعد استعمال اس بکس کے اور بکس کلاں منگاؤنگا مگر آپ ارسال کرنے میں توقف نہ فرمائیں کیونکہ میرے پاس خرچ دوا کا بہت

عالیجناب مولوی فاضل شمس العلما مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کلانوری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور - فیلو پنجاب یونیورسٹی تحریر فرماتے ہیں :-

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی نسبت ذاتی تجربہ کے رو سے میری یہ رائے ہے کہ یہ مفرح مقوی اعضائے رئیسہ و معدہ اور بالخصوص مقوی باہ ہے [illegible] بدن و نسیان و ماندگی کے لئے ایک عمدہ دوا ہے اعصاب و دل و قلب کو بے حد طاقت دیتی ہے نہایت لذیذ و خوشبو و خوشگوار و تفریح بخش یاقوتی ہے - نیز مرہم عیسےٰ کا استعمال ضربات اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی پر کیا گیا - بیشک مرہم نہایت سریع الاثر اور غایت درجہ کی مفید ہے - بقلم خود محمد عبد الحکیم کلانوری ۲ - اگست

عالیجناب مولوی حاجی محمد صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام حیدر آباد دکن

جناب من - تسلیم - آپ کی مرسلہ شیشی روغن شفا جو درد گردہ سنگریزہ وغیرہ کے واسطے ہے استعمال کی گئی بہت ہی فائدہ ہوا ہے اللہ تعالےٰ آپکے ہاتھ میں شفا دے اور آپ کے کارخانہ میں برکت ہو - ایک شیشی کی اور ضرورت ہے براہ کرم روغن شفا کی ایک شیشی جس کی قیمت تین روپیہ چار آنے ہے حیدر آباد دکن افضل گنج - گول حجگہ - بخدمت مولوی حاجی صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیے گا - جب پارسل روانہ کریں تو حسب [illegible] مجھے اطلاع فرمائیے گا تاکہ میں اُس کے وصول کرنے کے لئے [illegible] وزیر محمد خان اہلکار تعمیرات ضلع ورنگل حیدر آباد دکن

عالیجناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار و رئیس موضع جھار الوالہ تحصیل ڈسکہ تحریر فرماتے ہیں :-

میرے مہربان اور مخدوم حضرت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ کہ جناب کا ایجاد کردہ بکس طبیب خانہ دو دفعہ منگوایا گیا حسب ترکیب تحریر جناب کے بندہ نے بہت سارے مریضوں کا معالجہ بذریعہ بکس ہذا کیا میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ جتنے مریضوں پر میں نے اس کی دوائیوں کو برتا سب کے سب مریض تندرست ہو گئے - واقعی اس بکس کی ہر ایک دوائی تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے - بلکہ مرہم عیسےٰ کو میں نے ایک بیمار عورت کی آنکھ میں لگوایا جس کو ایک عرصہ سے بیماری تھی خداوند کریم نے اُس کو بھی شفا دے دی براہ مہربانی ایک بکس [illegible] بھیج دیں

نقل رقعہ میاں عبد السبحان و عبد الرحمان میر صاحب احمدی سوداگر برنج لاہور ٹکسالی دروازہ - مخدوم حکیم مرہم عیسےٰ

صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں نے آپ کی جیون بوٹی اور طلاء استعمال کیا ہے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے قوت باہ کے لئے نہایت بے نظیر ہے - ایک شیشی جیون بوٹی معہ حبوب دو جام عشق حامل رقعہ ہذا سے قیمت لے کر ارسال [illegible]

عالیجناب سیٹھ علی محمد صاحب بن حاجی اللہ رکھا سیٹھ جوم جنرل مرچنٹ چھاؤنی بنگلور ابراہیم سٹریٹ سے تحریر

فرماتے ہیں - سابق چھ ڈبیاں مرہم عیسےٰ و مفرح یاقوتی منگوائی گئی تھیں سب احباب نے دست بدست لے لیں خدا کی عنایت سے سبھوں کو فائدہ ہوا - بجناب اب صرف طاعون پر تجربہ کرنے کے لئے مرہم عیسےٰ کی ضرورت ہے براہ مہربانی آدھی درجن ڈبیا کلاں مرہم عیسےٰ بذریعہ وی پی جلد روانہ فرمائیے - مشکور ہونگا ✦

عالیجنابہ منجھلی بیوی صاحبہ بالقابہ ریاست دتاولی

سے تحریر فرماتی ہیں جناب حکیم صاحب فیض رسان خلائق حکیم محمد حسین صاحب بعد اداب و تسلیمات کے بعد واضح ہو کہ جو مرہم عیسےٰ کی ڈبیاں آپکی روانہ کی تھیں مرہم نے الواقع بہت عمدہ اور نہایت اکسیر ہے جس سے [illegible] آہی مرض کو شفا ہوئی اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا -

عالیجناب شیخ محمد فضل الٰہی صاحب رئیس اعظم صدر راولپنڈی

تحریر فرماتے ہیں - جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم دو تین روز کا عرصہ ہوا کہ واسطے گولی سیاہ (حب مسکین نواز) جو بخار اور امراض جگر کے لئے از حد مفید ہے آرڈر ارسال کیا تھا امید ہے کہ آپنے روانہ کر دی ہونگی - اب تین روپے کی اور یہی گولیاں بنام قاضی حشمت علی صاحب لال کرتی بازار راولپنڈی وی پی بھیجدیں - اور اگر روانہ نہ کی ہوں تو ایک ہی جگہ پانچ روپے کی سیاہ گولیاں بھیجدیں - میں نے خود آزما کر دیکھا ہے اور اور لوگوں کو بھی دی ہیں بخار اور امراض جگر وغیرہ کے لئے نہایت اکسیر ہیں - پارسل بہت جلد روانہ کر دیں

جناب حکیم محمد زمان صاحب احمدی ڈیرہ نواب صاحب قادیان

سے تحریر فرماتے ہیں :- میں نے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ کا پاکٹ کیس (جیبی ڈاکٹر) قیمتی پانچ روپیہ والا منگوا کر بہت سے مریضوں پر اس کی دوائیوں کا استعمال اور تجربہ کیا ہے بیشک اُس کی دوائیں میں نے نہایت مفید اور سریع الاثر پائی ہیں - سفر کی حالت میں حفظ صحت کے لئے اس کا پاس ہونا ضروری ہے

عالیجناب عبد الرشید صاحب احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ

خاکسار نے ایک مرتبہ قبل اس سے سرمہ کحل الجواہر ایک شخص جھنڈا سنگھ حاجی کے واسطے طلب کیا تھا اُس سرمہ سے لگانے والے کو بہت فائدہ ہوا اور چونکہ آپ کا سرمہ بہت قیمتی ہے بعدہٗ اُس نے میرے سے سرمہ منگایا بالکل دام اکارت گئے لہٰذا درخواست ہے کہ از راہ کرم ایک تولہ سرمہ کحل الجواہر بذریعہ وی پی بنام جھنڈا سنگھ بہت جلد روانہ فرما کر بندہ کو مشکور فرماویں - والسلام

جناب قاضی حبیب اللہ صاحب احمدی ساکن چھترانہ تحصیل شکر گڑھ حال وارد لاہور ملازم پاؤنیر لیدر ورکس کمپنی

میں نے آپ سے مفرح یاقوتی کی ایک ڈبیہ جو نمونے کے طور پر لی تھی گو گرمی کی شدت ہے مگر مجھ کو اس کے کھانے سے بہت سا فائدہ معلوم ہوا ہے قوت باہ کے واسطے تو یہ اکسیر ہے علاوہ قبض کشا ہونے کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے تمام دن دل خوش رہتا ہے - اس سے پہلے آپ کا نمک سلیمانی لے کر کھایا در حقیقت یہ نمک سلیمانی ہاضمہ کے واسطے اکسیر ہے جتنی غذا کھائی جائے فوراً ہضم ہو جاتی ہے

جناب صفدر علی صاحب پٹواری حلقہ نرڑاں والی پٹی نمبر ۱۲ بمقام خاص کلانور اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرہم

عیسےٰ کا استعمال خنازیر کی بیماری پر کیا گیا خدا کے فضل سے مریض کو پوری صحت ہو گئی ایک اور بیمار اسی قسم کا ہے مرہم عیسےٰ کی دو ڈبیہ [illegible]

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا